سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۳
۲-	وقفہ سوالات	۴
۳-	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۱۴
۴-	رخصت کی درخواستیں	۱۴
۵-	مشترکہ تحریک استحقاق نمبر۱ منجانب مسٹر راجن داس بگٹی ایم پی اے	۱۵
۶-	تحریک استحقاق نمبر۲ منجانب مسٹر منشی محمد ایم پی اے	۲۵
۷-	مشترکہ تحریک استحقاق نمبر۴ منجانب ارجن داس بگٹی ایم پی اے	۲۶
۸-	تحریک استحقاق۔ منجانب سردار محمد طاہر خان ایم پی اے	۳۴
۹-	تحریک التواء نمبر۳۔ منجانب عبدالحمید خان اچکزئی ایم پی اے	۳۸
۱۰-	تحریک التواء نمبر۵۔ منجانب مسٹر چکول علی ایڈووکیٹ ایم پی اے	۴۹
۱۱-	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی : بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (پیش کیا گیا)	۵۴

جلد ششم

شمارہ اول

۱۔ جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ	اسپیکر
۲۔ میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
محمد حسن شاہ	سکریٹری
مسٹر محمد افضل	ڈپٹی سکریٹری اسمبلی

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔ میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۲۔ نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۳۔ سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۴۔ میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۵۔ میر محمد علی رند	وزیر مال
۶۔ مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۷۔ میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۸۔ حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۹۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۰۔ ماسٹر جانسن اشرف	اقلیتی امور
۱۱۔ مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۲۔ مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۳۔ مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۴۔ مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۵۔ سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۶۔ مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری

۱۷-	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۸-	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۱۹-	نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۰-	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ و عشر
۲۱-	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۲-	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر قانون و اطلاعات
۲۳-	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۴-	مسٹر عبد القہار خاں	
۲۵-	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۶-	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۷-	میر باز خان کھیتران	
۲۸-	حاجی ملک کرم خان نجک	
۲۹-	سردار میر ہمایوں خان مری	
۳۰-	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۱-	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۲-	سردار فتح علی عمرانی	
۳۳-	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۴-	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۵-	میر عبدالکریم نوشیروانی	
۳۶-	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۷-	مسٹر کچکول علی	
۳۸-	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۳۹-	مسٹر ارجن داس بگٹی	نمائندہ ہندو اقلیت
۴۰-	سردار سنت سنگھ	نمائندہ سکھ اقلیت

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بروز سہ شنبہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح دس بجکر پچاس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے جو الرحمٰن اور الرحیم ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا۔) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہی۔ (خدایا۔) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۱۹۷ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر چونکہ متعلقہ ممبر صاحب موجود نہیں ہیں اگر آپ اجازت دے دیں تو میں منسٹر متعلقہ سے اپنے ساتھی کا سوال پوچھوں؟

جناب اسپیکر۔ آپ کو اجازت ہے

☆ ۱۹۷ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** (میر عبدالکریم نوشیروانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ "کیا یہ درست ہے کہ کسی گاؤں کی مکمل شدہ واٹر سپلائی اسکیم کے لئے منظور شدہ درجہ اول تا چہارم کی خالی اسامیوں پر اسی گاؤں کے لوگ تعینات کئے جاتے ہیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** مکمل شدہ اسکیموں کی اسامیوں کے لئے فنی عملہ از قسم پمپ ڈرائیور، پلمبر، الیکٹریشن وغیرہ بذریعہ ترقی تعینات کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر فنی عملہ کے لئے اسی گاؤں کے لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اگر اسی گاؤں سے عملہ دستیاب نہ ہو تو قریبی گاؤں کے لوگوں کو تعینات کیا جاسکتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ میرے خیال میں اگر سوالوں کو آپ چھوڑ دیں تاکہ معزز متعلقہ رکن خود آجائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوالات چل رہے ہیں سوالات کے لئے ایک گھنٹہ ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر۔ جس ممبر نے خود سوالات کئے ہیں۔ اگر وہ وہ آجائیں اور موجود ہوں تو بہتر ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔ جناب اسپیکر۔ اگر معزز ممبران میدان چھوڑ کر بھاگتے ہیں تو پھر سوالات

کیوں کرتے ہیں؟

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال بھی میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

☆ ۲۰۰ **میر ظہور حسین کھوسہ :** (میر عبدالکریم نوشیروانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) آیا گوٹھ مراد علی اور گوٹھ میتھڑی وغیرہ کی واٹر سپلائی اسکیمیں مکمل ہوئیں ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ گاؤں میں صاف پینے کا پانی پہنچایا جارہا ہے؟ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** دونوں واٹر سپلائی اسکیموں گوٹھ مراد علی اور د میتھڑی کا تعلق پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے نہیں۔ البتہ گوٹھ مراد علی اسکیم باباؤ پروگرام میں شامل ہے اور جو کہ مکمل بھی ہوچکی ہے لیکن گوٹھ د میتھڑی کی واٹر سپلائی اسکیم باباؤ میں شامل نہیں ہے۔

(ب) باباؤ پروگرام کے تحت گوٹھ مراد علی واٹر سپلائی اسکیم ماہ جون ۱۹۹۰ء میں مکمل ہوئی اور یونسیف کے طریقہ کار کے مطابق اسکیم ھذا مورخہ ۹/ جون ۱۹۹۰ء کو وڈیرہ غلام محمد چیئرمین کلسٹر کمیٹی کے سپرد کردی گئی تھی اور علاقہ کے لوگوں کی طرف سے تاحال اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے کہ گوٹھ مراد علی کی واٹر سپلائی اسکیم میں کوئی خرابی/پیچیدگی ہے کیونکہ یونسیف کے طریقہ کار کے مطابق اگر اسکیم میں کوئی خرابی ہو تو کیمونٹی والے باباؤ کے دفتر میں آکر اطلاع دیتے ہیں اور باباؤ معاہدہ کے مطابق مندرجہ ذیل ذمہ داریاں پورا کرنے کا پابند ہیں۔

(i) واٹر سپلائی اسکیم میں کوئی خرابی یا نقصان بلحاظ مشینری ہو تو اسے درست کرنا۔

(ii) چھوٹی موٹی مرمت کے لئے ضروری سامان مہیا کرنا۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** (میر عبدالکریم نوشیروانی نے دریافت کیا) (بعد ازاں معزز رکن خود بھی ایوان میں تشریف لے آئے)۔

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی اسکیمات بمقام طاہر کوٹ بھلیجی اور وزیران ضلع تمبو پر کام جاری ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسکیمات کا تخمینہ لاگت کس قدر ہے نیز یہ کہ یہ اسکیمات کب تک پایہ تکمیل کو پہنچیں گی اور کن کن دیہاتوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا تفصیل دی جائے؟

○ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واٹر سپلائی منصوبہ جات طاہر کوٹ اور فلیجی پر کام جاری ہے ان منصوبہ جات کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہے کیونکہ پر یمیئم بڑھ گیا ہے۔ مشینری کی قیمت بڑھ گئی ہے اور واپڈا کے بجلی کنکشن کا تخمینہ بھی بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے مزید رقم کی ضرورت ہے۔

(ب) واٹر سپلائی اسکیم طاہر کوٹ کا تخمینہ پچیس فیصد پر یمیئم پر مبلغ ساڑھے سات لاکھ روپے تیار کیا گیا تھا مگر ٹینڈر کرنے کے بعد پچاس فیصد پر یمیئم کی منظوری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے دی جس کی وجہ سے اسکیم کی لاگت گیارہ لاکھ دس ہزار روپے بنی۔ اسکیم پر کام شروع کرنے کے لئے سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران مبلغ ۲ لاکھ روپے ملے اور اس کے بعد سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران اس منصوبے کے لئے ساڑھے پانچ لاکھ روپے ملے۔ یعنی اب تک اس منصوبے پر کل ساتھ لاکھ پچاس ہزار روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔ مگر لاگت بڑھنے کی وجہ سے اسکیم کو مکمل نہیں کیا جاسکا۔ لہٰذا اس اسکیم کو نامکمل شدہ اسکیمات کی لسٹ میں شامل کرکے باقی ماندہ رقم مبلغ تین لاکھ ساٹھ ہزار روپے ملنے کے بعد اس کو مکمل کردیا جائے گا۔

اس اسکیم سے طاہر کوٹ کے عوام پینے کے پانی سے مستفید ہوں گے۔

(ii) آب رسانی منصوبہ فلیجی کا تخمینہ مبلغ بائیس لاکھ اکتالیس ہزار روپے ہے۔ اس منصوبہ پر سال ۹۱-۱۹۹۰ء تک مبلغ بائیس لاکھ اکتالیس ہزار روپے خرچ کیا جاچکا ہے۔ منصوبہ اب تک مکمل نہیں ہے کیونکہ واپڈا نے بجلی کنکشن کے لئے تخمینہ سے مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے سے زائد رقم کا مطالبہ کیا ہے جس کی ادائیگی باقی ہے۔ بجلی کے کنکشن کے بعد اسکیم کو چلایا جائے گا جس سے اپر فلیجی اور لور فلیجی کے عوام پینے کے صاف پانی سے مستفید ہوسکیں گے۔

(iii) واٹر سپلائی اسکیم وزیران ضلع تمبو میں ایک ٹیوب ویل اکتوبر ۱۹۹۰ء میں نصب کیا گیا جو کامیاب ہے۔ موجودہ مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے ترقیاتی پروگرام میں نئی اسکیمیں شامل نہیں کی گئیں ہیں اگر نئی اسکیمیں شامل کی گئیں اور یہ اسکیم ترقیاتی پروگرام میں شامل ہوئی تو اس پر کام شروع کیا جائے گا۔

☆ ۳۶۰ میر ظہور حسین کھوسہ۔ کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوٹھ بانڑی تحصیل چھتر ضلع تمبو میں عوام کو آب نوشی کی فراہمی کے لئے بور لگایا گیا تھا؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ واٹر سپلائی اسکیم پر باقاعدہ کام کا آغاز کب کیا جائے گا تفصیل دی جائے؟

○ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ گوٹھ بانڑی تحصیل چھتر ضلع تمبو میں مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں ایک ٹیوب ویل فراہمی آب نوشی کے لئے لگایا گیا ہے جو کامیاب ہے۔
(ب) موجودہ مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے ترقیاتی پروگرام میں نئی اسکیمیں شامل نہیں کی گئیں ہیں اور یہ اسکیم ترقیاتی پروگرام میں شامل ہوئیں تو اس پر کام شروع کیا جائے گا۔

○ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسپیکر۔ پہلے تو یہ ہے کہ میرا استحقاق اس طرح مجروح کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ سوال کرکے بھاگتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ انہیں اسمبلی میں اسطرح بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ مجھے تھوڑی دیر ہوگئی تھی۔
ایک سو چوہتر کروڑ روپے کی پبلک اپلوکیشن ہے اس اسمبلی کے فلور پر کہا گیا تھا کہ حزب اختلاف کے ساتھ مل بیٹھ کر ترقیاتی اسکیمیں آن گوئنگ اسکیموں میں ڈالیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ اس سلسلے میں اگر کوئی ضمنی سوال ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا جواب آچکا ہے۔

○ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب والا یہ ضمنی بھی اس میں آتا ہے۔ ۹۲-۱۹۹۱ء میں رکھیں گے یہ کہا گیا لیکن آن گوئنگ اسکیموں میں نہیں رکھا گیا۔ دو لاکھ تیس ہزار خرچ ہوچکا ہے۔ ٹیوب ویل لگ چکا ہے، میٹھا پانی وہاں نکل چکا ہے جبکہ لوگ تیس تیس میل دور سے پانی لاتے ہیں۔ اس کے باوجود آن گوئنگ میں نہیں رکھا گیا اس کے لئے میری درخواست ہے کہ اس کو ۹۳-۱۹۹۱ء کے بجٹ میں رکھا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ اس کا جواب تو آچکا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ "موجودہ مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے

ترقیاتی پروگرام میں نئی اسکیمیں شامل نہیں کی گئیں ہیں اور یہ اسکیم ترقیاتی پروگرام میں شامل ہوئی تو اس پر کام شروع کیا جائے گا"۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** اس میں پوری یقین دہانی نہیں ہے وہ اگلے سال میں رکھ رہے ہیں یہ گول مول جواب ہے۔ ٹیوب ویل کامیاب ہے۔ یہ ایک سو چار کروڑ روپیہ کہاں چلا گیا جیسا کہ میں نے پہلے کہا میٹھا پانی نکل چکا ہے تو پچھلی اصل آن گوئنگ اسکیمیں ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال نمبر ۲۲۰ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر مالک صاحب موجود نہیں ہیں میرے خیال میں ان کے سوال کو پوسٹ پون کرلیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۔** جناب اسپیکر۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب والا۔ میں تو کہتا ہوں کہ وہ پڑھیں تاہم اگر وہ کہتے ہیں کہ پینڈنگ میں ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ جواب پڑھیں۔

☆ ۲۲۰ **ڈاکٹر عبدالمالک۔**(مسٹر کچکول علی ایڈوکیٹ نے دریافت کیا)۔

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ "صوبہ میں آب نوشی کی کل تعداد کس قدر ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز اسکیموں سے کتنے فیصد آبادی کو پینے کا پ نی میسر ہے؟

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے کنٹرول میں صوبہ بلوچستان کے اندر آب نوشی اسکیموں کی جملہ تعداد ۵۰۱ ہے اور مجموعی طور پر بلوچستان میں تقریباً ۶۲ فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔ جس میں سے ۵۰ فیصد پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے منصوبوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ان اسکیموں کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد اسکیمات
۱۔	کوئٹہ	۳۷

۲-	چاغی	۱۸
۳-	پشین	۵۵
۴-	لورالائی	۵۹
۵-	ژوب	۴۳
۶-	قلعہ سیف اللہ	۲۵
۷-	سبی	۱۲
۸-	زیارت	۲
۹-	کچھی	۱۳
۱۰-	ڈیرہ بگٹی	۱۶
۱۱-	کوہلو	۲۱
۱۲-	جعفر آباد	۶
۱۳-	تمبو	۸
۱۴-	گوادر	۲۵
۱۵-	تربت	۴۷
۱۶-	پنجگور	۱۷
۱۷-	خضدار	۳۴
۱۸-	قلات	۳۱
۱۹-	خاران	۱۶
۲۰-	بیلہ	۱۶

کل میزان ۵۰۱

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ چونکہ یہ سوال ہم سے پہلے کا تھا اور اس وقت کی مناسبت سے جواب تیار کیا گیا تھا اس وقت ہمارے ہاں واٹر سپلائی کی پچاس فیصد اسکیمیں تھیں لیکن اب جو

اسکیمیں ہیں' میں اس کے متعلق آپ جواب دے رہا ہوں۔ جناب والا۔ اس وقت پورے صوبہ میں پانچ سو اکسٹھ اسکیمیں چل رہی ہیں ہم نے جو ضلع وار تفصیل دی تھی اس میں اب فرق آگیا ہے۔ جناب اسپیکر۔ کوئٹہ میں آب نشی کی اس وقت سینتیس اسکیمیں تھیں جبکہ ابھی اکتالیس ہیں۔ چاغی میں اٹھارہ تھیں اب اکیس ہیں' پشین میں پچپن تھیں اب چونسٹھ ہیں' لورا لائی میں اکسٹھ تھیں اب تریسٹھ ہیں' ژوب میں تینتالیس تھی اب چھیالیس ہیں' اسی طرح قلعہ سیف اللہ میں پانی کی پچیس اسکیمیں تھیں اب اٹھائیس ہیں۔ سبی میں بارہ تھیں اب سولہ ہیں زیارت میں دو تھیں اب تین ہیں' کچھی میں تیرہ تھیں اب پندرہ ہیں' ڈیرہ بگٹی میں سولہ اسکیمیں تھیں اب سترہ ہیں' کوہلو میں اکیس تھیں اب بائیس ہیں' جعفر آباد میں چھ تھیں اب آٹھ ہیں' تمبو میں آٹھ تھیں اب بارہ ہیں جبکہ گوادر میں پچیس اسکیمیں تھی اب بھی پچیس ہیں۔ تربت میں سینتالیس تھیں اب باون ہیں' مکران میں سترہ تھی اب اٹھارہ ہیں' خضدار میں چونتیس تھیں اب اڑتیس ہیں' قلات اور خاران میں پہلے سینتیس تھیں اب چھپن ہیں' بیلہ میں سولہ اسکیمیں تھیں جبکہ اب بائیس ہیں۔ اس طرح تمام تفصیل کے مطابق مل ملا کر پانچ سو اکسٹھ اسکیمیں ہماری چل رہی ہیں اس طرح بلوچستان میں تقریباً باسٹھ فیصد پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے جن میں سے پچاس فیصد پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے مستفید ہورہے ہیں اس کی ضلع وار تفصیل میں نے پیش کردی ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کا علم ہمیں نہیں ہے کیونکہ بحیثیت منسٹر متعلقہ کا فرض ہے آپ پالیسی بناتے ہیں ایسے علاقے ہیں جہاں پچاس واٹر سپلائی اسکیمیں ہیں کہیں چار ہیں کہیں ساٹھ ہیں۔ کیا آپ نے کوئی پروگرام مرتب کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں بڑا گیپ ہے ایک جگہ تو پچاس اسکیمیں ہیں جبکہ دوسری جگہ آٹھ ہیں اگر اس سلسلے میں آپ مجھے جواب عنائیت فرمائیں؟

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر کی اجازت ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ترقیاتی اسکیمات علاقوں کی مناسبت سے بنائی جاتی ہیں۔ ایک منصف کے حوالے سے عمومی طور پر یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ جن اضلاع میں یا جن علاقوں میں پانی کی زیادہ کمی ہوتی ہے اس کے علاوہ ہم نے اپنی ترجیحات میں یہ بھی رکھا ہے اور دیکھتے ہیں۔ ان میں بعض دیہات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اور خود میرے حلقے میں پچیس کلومیٹر سے پانی لاتے ہیں۔ میرے خیال میں میرے رفقاء اہاں ہونگے اور سردار صاحب کو بھی معلوم ہے۔ اسی

طرح کچھی کا ذکر بھی ہو رہا ہے۔ اس طرح بعض ایسے علاقے ہیں جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ وہاں (۲۵) پچیس کلومیٹر سے' (۱۵) پندرہ کلومیٹر سے اور (۱۰) دس کلومیٹر سے پانی لاتے ہیں۔ ہم ان علاقوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں بہ نسبت ان علاقوں کہ جہاں ایک کلومیٹر سے پانی لایا جاتا ہے یا جہاں کنوئیں لگئے ہیں۔ کم از کم میری ترجیحات میں یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے کہ ہم ان علاقوں کو دیکھتے ہیں جن علاقوں میں پانی کی زیادہ کمی ہے اور لوگ بہت دور سے پانی لاتے ہیں ان علاقوں کو پانی کی اسکیمات میں زیادہ تر ترجیح دیتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ میں نے بلوچستان کی اکثر علاقوں کا دورہ بھی کیا ہے اور جہاں ہم نے محسوس کیا ہے جیسا کہ ابھی میں خاران بھی گیا تھا۔ ان علاقوں میں وہاں ہمیں محسوس ہوا اور میں اس طرح مکران اور کچھی کے علاقوں میں بھی گیا ہوں۔ اس کے علاوہ لورالائی' پشین اور چمن تک دورہ کیا ہے۔ ان میں جہاں ہم نے محسوس کیا ہے اس کے لئے ہم نے باقاعدہ رپورٹیں تیار کیں۔ انشاء اللہ ہم اس پر رفتہ رفتہ بتدریج کام کرتے رہیں گے۔ ہم اپنے اسکیمات اس طرح بناتے ہیں جہاں پانی کی ضروریات زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اضلاع کے حوالے سے فرض کیجئے کہ اضلاع زیادہ ہیں یا قلعہ سیف اللہ ہے یا اسی طرح سبی ہے یہ چھوٹے چھوٹے ضلع ہوتے ہیں۔ چھوٹے ہونے کے علاوہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانی کے چشمے بھی ہوتے ہیں۔ کہیں کنواں لگتا ہے اور دس بیس فٹ پر پانی ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے سہولت ہوتی ہے۔ اس میں ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ جہاں یہ چیزیں نہیں ہوتی ہیں وہاں ہم کام کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۳۳۳ عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

☆ **۳۳۳ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ "سال ۹۱-۱۹۹۰ء اور ۹۲-۱۹۹۱ء میں صوبہ میں کن کن اضلاع میں کس قدر آب نوشی اسکیمیں دی گئیں ہیں؟ تفصیل دی جائے؟ (جواب موصول نہیں ہوا)

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

○ **جناب اسپیکر۔** دراصل بات یہ ہے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ سوال ذرا تاخیر سے پہنچا ہوگا۔ اس سوال کا جواب پہنچ چکا ہے۔ اگر معزز رکن چاہیں تو میں اس کی کاپی انہیں دے سکتا ہوں۔ اگر وہ اس سے

مطمئن نہ ہوں تو میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا اس سلسلہ میں کہ اس کی کاپی پہنچ چکی ہے اور ایک تفصیل کے ساتھ اس کا جواب بھی دیا گیا ہے اور اضلاع کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ کن کن اضلاع میں--(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے اگر ان کی ٹیبل پر اس کا جواب پہنچ چکا ہے تو آپ تو منسٹر ہیں۔ میں نے جب سوال کیا ہے تو اس کا جواب میری ٹیبل پر تو نظر نہیں آتا ہے۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب والا۔ میں نے وہی گذارش کی تھی کہ جواب تاخیر سے پہنچا ہوگا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ میری ٹیبل پر تو نہیں ہے اگر آپ اس کا جواب پڑھ کر سنائیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ آپ کو تکلیف تو ہوگی اور میں آپ کی زحمت دے رہا ہوں کیونکہ آپ پبلک ہیلتھ کے منسٹر ہیں۔ آپ نے ہمیں یقین دہانی تو کرائی۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** (۳۴۳) کا جواب؟

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ اس سوال کا جواب ہمیں بھی موصول نہیں ہوا اگر آئندہ کسی تاریخ پر رکھ دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ ایوان اسمبلی کے باقی اراکین اس جواب کو نہیں سمجھ پائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ معزز رکن جنہوں نے سوال کیا ہے وہ سمجھ پائیں۔ دیگر اراکین کی سمجھ میں نہیں آئے گا (مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جیسا کہ ہمارے وزیر قانون و پارلیمانی امور صاحب نے ہماری ہی بات کہہ دی۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اسپیکر صاحب کہ اس سے قبل کے اجلاسوں میں آپ کی طرف سے یہ رولنگ ہوئی تھی۔ (Judgement) ججمنٹ دی گئی تھی کہ وزیر متعلقہ اپنے جوابات وقت پر دیا کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ممبر صاحب نے ایک تو جو سوال کیا ہے کہ صوبے کے کن کن اضلاع۔ اس وقت ہمارے ممبر موصوف صاحب کو بھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اسمبلی کی روایات کے مطابق اور جمہوری روایات کے مطابق

جوابات تمام ممبران کی ٹیبل پر ہونے چاہئے تھے۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کی رولنگ تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال کو دوسری تاریخ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب آپ کی بڑی مہربانی' لیکن ایک گذارش کرتے ہیں کہ آپ کی رولنگ پر ہمارے حزب اقتدار کے وزراء صاحبان عمل کیوں نہیں کرتے؟

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** جناب اسپیکر۔ میں تھوڑی دیر لیٹ ہوگیا تھا اور ابھی ایک گھنٹہ کا وقت سوال و جواب کا ہے۔ براہ کرم اس کی اجازت دیں۔ میرے کچھ سوال آئے ہوئے ہیں تاکہ منسٹر صاحب ان کا جواب دے سکیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کے سوالات ہاؤس میں پوچھے جاچکے ہیں لہٰذا آپ کے سوالوں کے جواب کا مرحلہ ختم ہوگیا ہے۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** جناب والا۔ اس کے علاوہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق میرے کافی سوالات تھے جن کو ایک ماہ ہوگیا ہے ان کے جوابات ابھی تک نہیں آئے ہیں۔ ان کا کیا بنے گا؟

○ **جناب اسپیکر۔** یہ سیشن اچھا خاصا لمبا سیشن ہے۔ اس میں آپ کے سوالات اور ان کے جوابات دوبارہ آجائیں گے۔ اس وقت غالباً پانچ ہی سوالات تھے۔ ان سب کا جواب ہوگیا ہے۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** جناب والا۔ اس کے علاوہ آپ نے اس پر فیصلہ نہیں کیا جیسا کہ منسٹر صاحب نے ابھی کہا کہ (Question) والے بھاگ جاتے ہیں اور آتے نہیں ہیں۔ اس پر آپ نے ابھی تک کوئی رولنگ نہیں دی ہے؟ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ایوان کا بھی' اگر ان کے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو دیکھا جائے تو اتنا بڑا فراڈ اس محکمہ میں ہے۔ اتنا بڑا غبن اس میں ہے کہ کہیں پر بھی نہیں ہے---- جناب اسپیکر صاحب میرے سوال آپ نے جلدی میں بھگتا دیئے ہیں اگر پہلے سوال اور اہم سوالوں کو دوبارہ جواب دیا جائے تو ٹھیک ہے یہ ضروری سوال ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر مجھے بھی پتہ نہیں چلا ہے اگر مہربانی فرمائیں' میرے سوال کا جواب دوبارہ دیا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ اب تو وقفہ سوالات ختم ہوگیا ہے۔ آپ کے سوالات ہوگئے ہیں۔ ہم آگے چلتے ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ سکریٹری صاحب صدر نشینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

○ سید محمد حسن شاہ۔ سکریٹری اسمبلی۔

صدر نشینوں کے پینل کا اعلان

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت مندرجہ ذیل حضرات کو جناب اسپیکر صاحب نے علی الترتیب موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشین نامزد کیا ہے۔

۱۔ جعفر خان مندوخیل

۲۔ حاجی نور محمد صراف

۳۔ مسٹر کچکول علی

۴۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

رخصت کی درخواستیں

○ جناب اسپیکر۔ سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ سید محمد حسن شاہ۔ (سکریٹری اسمبلی)۔ ڈاکٹر عبدالمالک ایم پی اے نے ٹیلیفون کے ذریعے درخواست کی ہے کہ آج کے دن یکم اکتوبر کی انہیں رخصت دی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

○ سکریٹری اسمبلی۔ میر باز محمد کھیتران ذاتی مصروفیت کی وجہ سے اس رواں اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا انہیں پورے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ سکریٹری اسمبلی۔ میر چاکر خان ڈومکی نے درخواست دی ہے کہ وہ یکم اکتوبر تا ۹/ اکتوبر اپنی ذاتی

مصروفیت کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر اسرار اللہ زہری سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ نجی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جارہے ہیں ۲۶ اکتوبر تک تشریف لائیں گے۔ ۲۶ اکتوبر تک انہیں اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **مسٹر جانسن اشرف۔** وزیر اقلیتی امور بیماری کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں ان کی درخواست ہے کہ انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی محمد اکبر خان بگٹی آج نجی مصروفیت کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دتی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** میر ہمایوں خان مری نے درخواست دی ہے کہ وہ بیماری کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا انہیں رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبرا

○ **جناب اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت ہے۔

ہم نے ذیل ممبران تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ حالیہ دنوں میں وزیر تعلیم حکومت بلوچستان نے تعلیمی ماحول اور معیار کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مختلف پارٹیز کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی/ کمیٹیاں تشکیل دی

ہیں لیکن جے ڈبلیو پی جو کہ ایک پاکستان سطح کی فعال و صوبہ بلوچستان کی اکثریت پارٹی ہے کو جان بوجھ کر اس کمیٹی میں شامل نہیں کیا گیا جس وجہ سے ہماری پارٹی کا استحقاق جان بوجھ کر مجروح کیا گیا لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ہم ذیل ممبران تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ حالیہ دنوں میں وزیر تعلیم حکومت بلوچستان نے تعلیمی ماحول اور معیار کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مختلف پارٹیز کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی/ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں لیکن جے ڈبلیو پی جو کہ ایک پاکستان سطح کی فعال و صوبہ بلوچستان کی اکثریتی پارٹی ہے کو جان بوجھ کر اس کمیٹی میں شامل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے ہماری پارٹی کا استحقاق جان بوجھ کر مجروع کیا گیا لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک رک بحث کی جائے۔

○ **سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ارجن داس صاحب اس پر ضرور بولیں۔ مگر ہم سے بھی پوچھ لیا جائے کہ اس کی حمایت کر رہے یا اپوز کر رہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ہم اسے ایسے ہی منظور کرلیں۔ مگر وہ اس کی ٹیکنکل بنیاد پر بولیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس بگٹی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** شکریہ جناب۔ وزیر قانون صاحب کا شکریہ۔ انہوں نے اس کو تسلیم کرلیا ہے۔ جناب والا۔ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ حالیہ دنوں میں معتزز وزیر تعلیم جعفر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے کہ معیار کو بلند کرنے کے لئے ہے اور یہ کمیٹی بلوچستان کی سطح پر بنائی ہے جس میں ہر قوم کی ہر طبقہ کی خدمات ہوں واقعی تعلیم کا معیار بلند کرنا ہوتا ہے۔ تعلیم کو ترقی دینی ہوتی ہے' جہاں تک یہ کہا گیا ہے کہ پارلیمانی تمام پارٹیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جناب والا۔ میں اخبار کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہا گیا ہے جناب وزیر صاحب نے تمام سیاسی پارٹیوں پر مشتمل ایک کمیٹی انہوں نے تشکیل دی ہے لیکن اس میں بڑے دکھ کی بات ہے کہ انہوں نے سب کا خیال نہیں کیا اگر وہ واقعی تعلیم کے معیار کو بلند کرنا چاہتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کی اس ایڈمیزبلٹی پر بات کریں' تقریر نہ کریں۔

○ **ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں اس کی ایڈ میزبلٹی پر ہی بات کر رہا ہوں کوئی اور بات

نہیں کررہا تھا۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر واقعی معزز وزیر صاحب تعلیم کے معیار کو بلند کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں تو اس میں جان بوجھ کر بلوچستان کی ایک اکثریتی پارٹی جو کہ صوبہ بلوچستان کی واحد اکثریتی پارٹی ہے۔ مختلف اضلاع میں کیوں وزیر صاحب اس کو جان بوجھ کر نظرانداز کر رہے ہیں ہم نہیں جانتے کہ پھر آپ کس انداز سے تعلیم کے معیار بلند کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری سمجھ سے یہ بات بالا تر ہے آپ معیار کو کس طرح بلند کرنا چاہتے ہیں اور جو ایوان میں ایک اکثریتی پارٹی ہے اور پورے پاکستان میں فعال ہے آپ اس پارٹی کے ممبران کو کیوں اور کس وجہ سے اس کمیٹی میں شامل نہیں کر رہے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ وزیر تعلیم صاحب اس ایوان میں یہ کہیں کہ مخصوص اضلاع کی تعلیم کو بلند کرنا چاہتے ہیں تب تو یہ بات بنتی ہے اگر وہ صوبہ کے بات کرتے ہیں تو صوبہ آپ کا بھی ہے ہمارا بھی ہے بچے آپ کے بھی ہیں ہمارے بھی ہیں۔ تو میں جناب اسپیکر یہ گذارش کرتا ہوں کہ یا تو وزیر صاحب آن دی فلور (On the floor) یہ بات کہیں کہ جی مخصوص اضلاع کی تعلیم کے معیار کو بلند کرنا چاہتا ہوں تب تو بات بنتی ہے اگر آپ صوبہ کی بات کرتے ہیں تو جناب صوبہ آپ کا بھی ہمارا بھی ہے' تعلیم ہمیں بھی چاہئے آپ کو بھی چاہئے۔ بچے آپ کے بھی ہیں ہمارے بھی ہیں۔ جناب اسپیکر میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق صوبہ بلوچستان کی تعلیمی ماحول اور معیار ہی کو بلند کرنے کے مقصد سے ہم نے پیش کی ہے۔ ہمیں جان بوجھ کر اس کمیٹی سے محروم کرنے کا یہی ایک نتیجہ نکلے گا۔ جناب اسپیکر صاحب کا ان اضلاع میں جہاں سے نمائندے نہیں لئے گئے یقیناً تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی جاسکے گی۔ تو میں یہ گذارش کروں گا کہ آپ اس تحریک استحقاق کو منظور فرمایئے اور اس پر باقی ممبران کو بھی بولنے کا حق دیجئے۔ شکریہ۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن نے بڑی اچھی تقریر کی۔ اس سے پہلے ان کے چیمبر میں میں نے اسے یہ گذارش کی تھی کہ چند استحقاق کی تحریکیں جن میں یہ بھی شامل ہے جو پہلی تحریک ہے یہ استحقاق بنتا نہیں کیونکہ استحقاق ممبر کا ہوتا ہے' اسمبلی کا ہے یا کمیٹی کا ہے اور ان کے طریقہ کار یہ ہے تو پارٹی کا استحقاق ان رولز میں یا کسی بھی روایت میں نہیں ملتا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ آیا بلوچستان میں ایک بڑا۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم صاحب اجلاس کی کاروائی سے متعلق اگر کوئی پوائنٹ ہے تو وہ آپ اٹھا

لیں نہیں تو انہیں بولنے دیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** شکریہ جناب اسپیکر۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر میری آپ کے توسط سے گذارش ہوگی کہ اگر ایسی تحریکیں تحریک التواء کی صورت میں آئیں تو اس پر زیادہ بہتر بحث ہوسکے گی کیونکہ یہاں کسی بھی طریقہ سے پارٹی کا استحقاق کسی بھی رولز یا روایت میں نہیں ہے تو اس بناء پر میں اس کو (Oppose) کرتا ہوں۔ ویسے اس پر جناب اسپیکر متعلقہ وزیر پالیسی اسٹیٹمنٹ دیں گے اگر اس سے معزز رکن کی تسلی ہو تو بہتر ہوگا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر میں قواعد اور انضباط کار کے حوالہ سے گذارش کروں گا کہ قاعدہ ۵۵ کے تحت ہر رکن اسپیکر کی رضامندی سے کسی رکن یا اسمبلی یا اس کے کسی مجلس کے استحقاق کی پامالی سے متعلق کوئی مسئلہ اٹھا سکتا ہے۔ ۵۶ کہ کسی دستاویز کی بناء پر پیدا ہوا ہو مسئلہ تو جناب میں دستاویز معزز وزیر صاحب کی جو انہوں نے پریس کانفرنس کی۔ جناب اسپیکر جو انہوں نے ایک اخباری بیان اپنی طرف سے دیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات سراسر استحقاق مجروح کرنے کی بات ہے۔ ویسے اگر آپ اس کو رول آؤٹ کریں تو آپ اس وقت حسب اقتدار میں ہیں جناب لیکن اس بات سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ آپ یقیناً۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب آپ۔ جی عبدالکریم صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ اس تحریک کے ممبروں کا اس پر استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی اتنی بڑی پارٹی کو پس پشت پھینکتا ہے تو میرا خیال ہے کہ مجروح ضرور ہوگا۔ اس کو ضرور ہم محسوس کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی وزیر قانون صاحب۔

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر۔ میری گذارش ہے کہ ہم قاعدوں کو دیکھیں اور اس بات کو آگے چلائیں تو پھر اگر ہم اس تحریک کو منظور کرتے ہیں تو اسے پرولیج کمیٹی کے سپرد کریں گے۔ پرولیج کمیٹی اس پر کیا فیصلہ کرے گی۔ میں نے تو چند تکنیکی گذارشات کی ہیں ویسے متعلقہ وزیر اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ اگر ان سے یہ

مطمئن ہو جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔(وزیر تعلیم)۔** جناب اسپیکر۔ تعلیمی اداروں میں امن و امان اور معیار کو بلند کرنے کے بارے میں ہم نے حال ہی میں ایک اجلاس منعقد کیا تھا جس میں ہم نے مختلف سیاسی پارٹیوں کو مدعو کیا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ملک میں طلباء کی تنظیمیں ہیں اور ان کی (Affiliations) مختلف پارٹیوں سے ہیں تو ان (Affiliations) والی پارٹیوں کو ہم نے مدعو کیا تھا جس کے بارے میں ہم کو ہمارے اداروں کے سربراہوں نے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ والوں نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ بھئی ان پارٹیوں کو ذیلی تنظیمیں یا ان سے (Affiliation) رکھنے والی ذیلی تنظیمیں وہ انسٹی ٹیوشنز میں موجود ہیں اور وہ اگر ہم سے تعاون کریں اور ان کی ہم کو سپورٹ حاصل ہو جائے تو مختلف جو (Unrest) ہیں اس وقت یا طلباء میں بعض اوقات کلاسوں کے معاملوں پر گڑ بڑ ہوتی ہے یا ان کی آپ کی چپقلش کی وجہ سے ایک نازک صورتحال اختیار کر جاتی ہے اور بعض اوقات یہ معاملات قومی نوعیت تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اس سلسلہ کو ہم نے ختم کرنے کے لئے۔۔۔(مداخلت)

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ ہمارے معزز ممبر صاحب نے جو استحقاق پیش کیا ہے یہ اس بارے میں جواب نہیں دے رہے ہیں۔ یہ قومیت کے بارے میں بول رہے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** اگر آپ سمجھتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس کا جواب ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ یہ تحریک استحقاق پر بات نہیں کر رہے ہیں' قومیت پر لے جا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر عاصم صاحب آپ پہلے ان کی بات سن لیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** میں قومیت کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا تھا کہ بھئی ان تنظیموں کی باہمی اختلافات یا ان کی آپس کی جو (differences) ہیں وہ بعض اوقات غلط رخ اختیار کر جاتے ہیں۔ جس میں کوئی قوم بھی شامل کر لیتے ہیں۔ ان کے باہمی اختلافات۔ ان کا میں معزز رکن کو وضاحت کردوں کہ اس کے متعلق میں کہہ رہا تھا۔۔۔(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میرا خیال ہے ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ بلوچستان میں جتنی بھی سیاسی پارٹیاں ہیں آپ ان کو اپنی کمیٹی میں شامل کر لیتے تو میرا خیال ہے بہتر ہوتا اور آپ کے مسائل بھی حل ہو سکتے تھے۔

○ **وزیر تعلیم۔** میں وضاحت کروں گا تو ہم نے یہ انسٹی ٹیوشنز کی حالت بہتر بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے گورنر کی سربراہی میں ایک میٹنگ کی جس میں صرف جو ہمارے حکومت کے جو نمائندے تھے وہ شامل تھے تو اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ انسٹی ٹیوشنز کے سربراہوں سے یہ پوچھا جائے گا کہ ان کی انسٹی ٹیوشنز میں کن طلباء تنظیموں کے اثرات ہیں یا کن تنظیموں کی وجہ سے تھوڑی بہت تکالیف بنتی ہیں تو ان پارٹی کو ہم نے خاص طور پر مدعو کیا ہے۔ تمام پارٹیوں کو ہم نے مدعو نہیں کیا ہے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب انہوں نے تمام پارٹیوں کا کہا تھا مخصوص پارٹیوں کا ذکر نہیں تھا۔ اخبار کی کٹنگ بھی ہمارے ساتھ ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی وزیر تعلیم صاحب

○ **وزیر تعلیم۔** تمام سیاسی پارٹیوں کی اس میٹنگ کے ساتھ تعلق نہیں تھا کیونکہ اس میٹنگ کے ساتھ جن سیاسی پارٹیوں کی ذیلی شاخیں تمام تعلیمی اداروں میں موجود ہیں ان کو مدعو کیا گیا تھا تو اس سلسلہ میں یہ پہلی اجلاس تھی یا دوسری اجلاس ہوئی کہ اس سلسلہ میں ایک مکمل پالیسی بنائی جائے اور اس سلسلہ میں۔۔۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ مداخلت نہ کریں، پلیز۔ آپ انہیں بات مکمل کرنے دیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب معزز وزیر صاحب کے جو یہ شبد اپنے مبارک فرمان سے فرما رہے ہیں۔ انہیں الفاظ کے حوالہ سے جناب ہم پوائنٹ آف آرڈر پیش کر رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر اسمبلی کی کاروائی سے متعلق پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے اب اگر ایک (Speech) کر رہا ہے تو اسے اس کی بات مکمل کرنے دیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا یہ آپ بالکل بجا فرما رہے

ہیں۔ آپ کی رولنگ کا ہمیں بڑا احترام ہے۔ قائد ایوان اگر بول رہا ہو تو اس وقت مداخلت نہیں کی جاسکتی' لیکن یہ قائد ایوان نہیں ہیں بلکہ وزیر تعلیم ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** پوائنٹ آف آرڈر) ہمیشہ اسمبلی کی کاروائی سے متعلق اگر کوئی بے ضابطگی ہو تو اس وقت بات کی جاسکتی ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** ان سے ہماری تعلیمی اداروں کے سربراہوں نے بعض تنظیموں اور ان کے ساتھ (Affiliation) رکھنے والے بعض سیاسی پارٹیوں کی نشاندہی کی انہیں مخصوص کی پہلی میٹنگ میں مدعو کیا گیا ہے اور انہیں کے ساتھ ہی ان معاملوں پر بات کی گئی ہے۔ سب س پہلے اسٹوڈنٹس کی جو (Clashes) ہوتی ہیں ان کو کس طرح کنٹرول کیا جائے یا پھر اس کے حوالہ سے ہمارے دوسری جو انہیں کے موجودگی کے حوالے سے یا طلبہ کے حوالہ سے یونیورسٹی اور کالجوں کی حالت کی حالت کس طرح بہتر بنائی جائے تو میں کہتا ہوں کہ ہم نے ان پارٹیوں کو مدعو کیا ہوا ہے جن کی ذیلی شاخیں انسٹی ٹیوشنز میں ہیں اور ہمیں تو ابھی تک کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی ہے کہ جمہوری وطن پارٹی کی بھی کوئی ذیلی شاخ یا اس طرح کوئی اسٹوڈنٹ (Affiliation) رکھنے والی کوئی اسٹوڈنٹ یونین یا اسٹوڈنٹ تنظیم موجود ہے اس سلسلہ میں اگر آپ۔

○ **جناب اسپیکر۔** مندوخیل صاحب آپ مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر میں کہتا ہوں کہ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے نہ کسی پارٹی کا۔ یہ میٹنگ اسٹوڈنٹس تنظیموں کے حوالے سے بلائی گئی تھی۔ جب پالیسی میٹر کا ٹائم آئے گا تو ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے۔

○ **ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب اسپیکر۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب اسپیکر اس تحریک استحقاق کے نوٹس سے نہ کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور نہ ہی کسی کمیٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے چونکہ تمام معاملہ اسمبلی سے باہر حکومتی سطح

پر میٹنگ ہوئی اور سیاسی پارٹیوں کو بلایا گیا اگر اس ایوان کی کوئی میٹنگ ہوتی اور انہیں نہ بلایا جاتا تو بے شک وہ تحریک استحقاق پیش کرتے لہٰذا میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ پالیسی اسٹوڈنٹس تنظیمیں نہیں بناتیں بلکہ ممبر آف پارلیمنٹ بناتے ہیں جبکہ معزز منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جن سیاسی پارٹیوں کی تعلیمی اداروں میں ذیلی تنظیمیں ہیں ہم نے ان پارٹیوں کو میٹنگ میں مدعو کیا۔ جناب اسپیکر جہاں تک ذیلی تنظیموں کی بات ہے تو وطن اسٹوڈنٹس فیڈریشن ہماری پارٹی کی ذیلی تنظیم ہے کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ ہماری پارٹی کی ذیلی تنظیم ہے کہ نہیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** اگر اس طرح ہے تو پھر ہماری معلومات کے مطابق یہاں آپ کے آئی جے آئی کی بنیاد بھی نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر محمد عاصم کرد صاحب آپ سے بات کرنے کی بجائے مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم تعاون کے لئے تیار ہیں تو متعلقہ وزیر صاحب کیوں انکار کر رہے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب ہم خوش آمدید کہتے ہیں آپ کے تعاون کو' انشاء اللہ جب آپ کی ضرورت ہوگی اور بات اس لیول پر پہنچے گی پالیسی بنانے کی تو ہم آپ لوگوں کو ضرور مدعو کریں گے اور آپ کی تجاویز کو شامل بھی کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر یہ تو کمیٹی کی بات کرتے ہیں ہم آگے کے لئے بھی تیار ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر بڑی اچھی بات ہے آپ Claping کریں۔ جناب اسپیکر گذارش یہ تھی کہ تحریک جس مقصد کے لئے پیش کی گئی ہے۔ وزیر صاحب ایک جانب کہہ رہے ہیں کہ تنظیمیں طلباء کی ان کی (Affiliation) نہیں ہے۔ دوسری جانب کہتے ہیں کہ اگر تعاون کرتے ہیں تو ہم تیار ہیں

یہ دو متضاد باتیں ہیں۔ معزز وزیر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی (Statement) ایک رکھیں۔ اخبار میں دیتے ہیں کہ تمام سیاسی پارٹیاں اور یہاں ایوان میں کہتے ہیں کہ مخصوص پارٹیاں۔ جناب اسپیکر میں گذارش کرتا ہوں کہ ہمارے استحقاق سے زیادہ ان کا اپنا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ قائد ایوان صاحب جو اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں ہم چاہتے ہیں کہ معیار تعلیم بلند ہو آپ کے باتوں کی یہ عکاس ہے۔ جناب اسپیکر پارلیمانی روایات اور جمہوری تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے۔ وہ بات کر رہے ہیں کہ باقی تمام پارٹیوں کی ذیلی تنظیمیں ہیں ان ممبران کو مقرر کیا تو اس کا مقصد یہ ہے کہ فورس لیس (Forceless)پارٹی صرف (جے ڈبلیو پی) ہے جسکی کوئی ذیلی تنظیم نہیں بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اپنی تمام تر ہمدردیاں پیش کر رہے ہیں تا کہ اس تعلیمی معیار کی بات (Appreciate) کر رہے ہیں لیکن خدارا آپ مخلص بنیں اس وقت خلیفہ ہیں۔ آپ بات کریں تو صداقت کی بناء پر ہم نے خدانخواستہ یہ تحریک مخالفت برائے مخالفت کے لئے پیش نہیں کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آنے والی قوم کے بچے معمار قوم بن سکیں۔ جناب اسپیکر میں آپ کے حوالے سے بڑے ادب سے کہوں گا کہ اگر آپ معیار تعلیم کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو میں اپنی تحریک استحقاق (Withdraw) کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک کے ضابطے کا تعلق ہے تو اس میں تحریک کے جو الفاظ ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری پارٹی کا استحقاق جان بوجھ کر مجروح کیا گیا ہے۔ ضابطے کے حوالے سے کسی رکن اسمبلی اراکین اسمبلی یا اسمبلی کی تشکیل کردہ کمیٹی سے متعلق تحریک استحقاق قواعد و ضوابط کی رو سے پیش کی جاسکتی ہے تو قواعد کی روح سے یہ تحریک ناقابل پذیرائی ہے۔ منسٹر ایجوکیشن نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جب کوئی پالیسی بنے گے سب مل کر چلیں گے جو ایک اچھی بات ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خاں مری صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ خود موجود نہیں ہیں (مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر یہ تحریک ہمارے پارٹی کے سات ممبران کی جانب سے مشترکہ پیش کی گئی ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب اس تحریک استحقاق پر صرف میر ہمایوں خاں مری صاحب کی دستخط ہیں۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر جو کاپیاں ہمیں دی گئیں ہیں اس پر سات ممبران کے دستخط ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب وہ تحریک استحقاق نمبر۴ ہوگی اس وقت تحریک استحقاق نمبر۲ زیر غور ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب منشی محمد نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ : ۔

حال ہی میں ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر اسمبلی کی کاروائی روک کر بحث کی جائے۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۱۰/ ستمبر۱۹۹۱ء کے اخبار "انتخاب" کا متن "باہر سے آئے ہوئے افسروں نے بلوچستان کی آبرو لوٹ لی" (وزیر اعلیٰ بلوچستان کی جانب سے تحقیقات کا حکم) اخبار کی کاپی منسلک ہے۔

کیونکہ وزیراعلیٰ کے اس بیان سے بلوچستان کسی غیور اور جیالی اقوام کی قبائلی حرمت پر ایک ضرب کاری لگی ہے اور سخت دکھ پہنچا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ : ۔

حال ہیں ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر اسمبلی کی کاروائی روک کر بحث کی جائے۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۱۰/ ستمبر۱۹۹۱ء کے اخبار انتخاب کا متن "باہر سے آئے ہوئے افسروں نے بلوچستان کی آبرو لوٹ لی" (وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے تحقیقات کا حکم) اخبار کی کاپی منسلک ہے۔

کیونکہ وزیر اعلیٰ کے اس بیان سے بلوچستان کی غیور اور جیالی اقوام کی قبائلی حرمت پر ایک ضرب کاری لگی ہے اور سخت دکھ پہنچا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** منشی محمد صاحب پہلے تو اس پر بحث کریں کہ قواعد و انضباط کے تحت یہ تحریک استحقاق کس طرح بنتی ہے؟

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر میں قواعد و انضباط کا حوالہ نہیں دے سکتا ہوں میں یہ کہہ سکتا ہوں اگر اجازت ہو۔ جب ہم نے دس تاریخ کے اخبار میں وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان پڑھا۔ باہر سے آنے والوں نے

بلوچستان کی آبرو لوٹ لی۔ وزیراعلیٰ صاحب اس وقت کہاں تھے؟ بجائے اس کو سزا دی جاتی وہ ترقی کرکے پنجاب چلا گیا اور بعد میں آیا کہ وزیراعلیٰ نے تحقیقات کا حکم دیا۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا تو بلوچستان کے غیور عوام کو کیوں نہیں بتایا۔ میں کہتا ہوں کہ اس نے بلوچستان کی آبرو نہیں لوٹی کہنے والے نے کہا اس نے بلوچستان پر تہمت لگائی ہے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون۔** جناب اسپیکر صاحب میں اس کو اپوز کرتا ہوں کہ قاعدے کی رو سے بنیادی طور پر یہ پرویلیج موشن نہیں بن سکتا اور خاص طور پر سیکشن (۷۳) کے تحت رولز آف بزنس کے ایسے معاملات جس کی تحقیقات ہو رہی ہو یا کسی ٹربیونل کے تحت ہو۔ اس کو اسمبلی میں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا تو انہوں نے اپنی تحریک میں جو کاغذ منسلک کیے ہیں اس بیان میں بھی یہ لکھا ہے وزیراعلیٰ نے تحقیقات کا حکم دے دیا اور ہماری تازہ ترین معلومات کے مطابق اس معاملے کی تحقیقات ہو رہی ہے تو میں اس نقطے کے تحت گزارش کروں گا کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے اور اس پر بحث نہ کی جائے کیونکہ معاملہ کی تحقیقات ہو رہی ہے جو آرڈرز گورنمنٹ دے چکی ہے جب انکوائری مکمل ہوجائے تو معاملہ سامنے آئے گا۔ تو اس وقت اس پر مزید بحث یا مباحثہ ہوسکتا ہے۔ شکریہ

○ **مسٹر منشی محمد۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس حوالے سے کیا ہوا ہے۔ بلوچستان میں تاکہ وہ بات ہم لوگوں کی سمجھ میں آئے اور ایوان کی سمجھ میں آئے کہ آبرو لوٹی ہو تو بہت بڑی بات ہے تقریباً یہ واضح ہوجائے کہ کیا ہوا ہے اس علاقے میں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں کہتا ہوں کہ آبرو والی بات کو آف دی ریکارڈ رکھ کر میرے خیال میں بہتر ہوتا اس پر بحث بھی کریں کیونکہ یہاں بلوچستان میں غیور قومیں بھی رہتی ہیں۔ قبائلی علاقہ بھی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو آف دی ریکارڈ رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔

تھینک یو سر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں ایک اس تحریک کے قواعد و ضوابط کے حوالے سے اس کی قابل پذیرائی ہونے کا تعلق ہے تو جیسا کہ واضح ہے کہ اس سلسلے میں ایک انکوائری اور دوسری بات ضوابط کے حوالے سے یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی یہ تحریک نمبر ۴ ہے ہمایوں خان مری اور دیگر معزز اراکین کی طرف سے چونکہ ہمایوں صاحب خود نہیں ہیں۔ ان کے (Behalf) بہاف پر ان کے ساتھی اس وقت ارجن داس بگٹی صاحب میر عاصم کرد صاحب یہ دو حضرات موجود ہیں۔

ارجن داس بگٹی صاحب تحریک استحقاق نمبر ۴ ایوان میں پیش کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ

کہ گزشتہ بجٹ اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ان تمام ممبران اسمبلی کو جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں حزب اقتدار کسی سے ممبران کی طرح ۱۹۹۰۔ ۹۱ء کی مد میں اسپیشل پروگرام کے تحت ۳۵۰۰ بلڈوزر پاورز برائے تقسیم۔ زمینداران بلوچستان دیئے جائیں گے لیکن اب تک اپوزیشن کے ممبران کو بلڈوزر کے لئے نہیں دیئے گئے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ان کے حلقہ انتخاب کی عوام کی بھی حق تلفی کی گئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

کہ گزشتہ بجٹ اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ان تمام ممبران اسمبلی کو جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں حزب اقتدار کی سے ممبران کسی طرح ۱۹۹۰۔ ۹۱ء کسی مد میں اسپیشل پروگرام کے تحت ۳۵۰۰ بلڈوزر پاورز برائے تقسیم۔ زمینداران بلوچستان دیئے جائیں گے لیکن اب تک اپوزیشن کے ممبران کو بلڈوزر کے لئے نہیں دیئے گئے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ان کے حلقہ انتخاب کی عوام کی بھی حق تلفی کی گئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے گذارش ہے کہ جناب اسپیکر صاحب ایوان اسمبلی وہ معتبرک ادارہ ہے وہ مقدس ادارہ ہے کہ جس میں جو بات کہی جائے یا جس بات کی کمٹمنٹ ہوجائے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتی ہے جناب اسپیکر صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ اسمبلی کے کاروائی کی نقل بھی اس ٹائم موجود ہے آپ نے بھی یہ رولنگ دی تھی وزیر زراعت صاحب اس بات پر ہنس رہے ہیں ان کو اس چیز کا احساس ہونا چاہئے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ انسان کی جان چلی جائے وعدہ وچن نہ جائے

پھر یہ کمٹمنٹ آن دی فلور تھی ہم اپنے لئے نہیں کہہ رہے ہیں جناب اسپیکر بلوچستان کے ان چودہ اضلاع کی حق ہوئی ہے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں کہ جناب یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا Statement ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مختلف فنکشنز میں مختلف تقریبات میں قلات میں انہوں نے فرمایا کہ جناب تمام ممبران اسمبلی کو ہم زراعت کو توسیع دینے کے لئے بلڈوزر کے گھنٹے دے رہے ہیں لہٰذا آپ اپنی متعلقہ ممبر تک اپروچ کریں جناب اسپیکر صاحب آپ کی رولنگ تھی میں تو بڑے دکھ سے کہتا ہوں کہ جب ایک ایوان ایک مقدس ہاؤس انتہائی مقدس ہاؤس اس کے اندر ایک کمٹمنٹ ہوتی ہے اور پھر اس ٹائم گیلری میں بیٹھی ہوئی عوام پریس صحافی حضرات اس بات کو اخباروں میں لاتے ہیں لوگ ہم تک اپروچ کرتے ہیں کہ جی ابھی تک گورنمنٹ نے ریلیز نہیں کئے ہیں جناب اس کے علاوہ وزیر زراعت صاحب کے مبارک دفتر ہم پہنچے ہیں جناب وزیراعلیٰ صاحب کی خدمت میں پہنچیں ٹھیک ہے اپوزیشن اپنی جگہ پر ایک اپوزیشن ہوتی ہے لیکن یہاں عوام کی ایک بات آئے گی ہم عوام کے ہیں حق کو تمام باتوں سے بالا اور افضل سمجھتے ہیں یہ ہماری پارٹی کا موقف ہے۔ جناب اسپیکر صاحب ہم نے اپنے عوام کے حقوق دلاتے ہیں اور پھر کمٹمنٹ Commitment ہوتی ہے یہاں ہاؤس میں اس مقدس ایوان میں جناب اسپیکر صاحب چار ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے بڑے دکھ سے یہ بات کہتے ہیں کہ جی یا تو آپ اپنی Commitment کمٹمنٹ واپس لے لیں تاکہ عوام میں غلط فہمی پیدا نہ ہو یا تو کمٹمنٹ آپ کرتے ہیں اس کمٹمنٹ کو مردانہ وار آپ پورا کریں قائد ایوان اس وقت تشریف رکھتے ہیں جب باقی تیس ممبران کو بلڈوزر آورز دے دیتے ہیں تو کیا تیرا ممبران کے لئے گورنمنٹ آف بلوچستان کا خزانہ خالی ہوگیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی متعلقہ وزیر صاحب

○ **مولوی امیر زمان۔ (وزیر زراعت)۔** جناب اسپیکر صاحب شاید آپ کو بھی یاد ہو اور ارجن داس بگٹی صاحب کو بھی یاد ہو چار دن پہلے آپ کے چیمبر میں ارجن داس کو میں نے کہا کہ وہ آرڈر ہو چکا ہے لیکن پیسے ابھی تک ہمارے محکمے کو نہیں پہنچے ہیں جب ہی پیسے پہنچ جائیں تو آپ حضرات کو ہم گھنٹے دے دیں گے اور وہ آرڈر میرے ساتھ موجود ہے شاید ارجن داس کو معلوم نہیں ہے۔

○ **وزیر زراعت۔** آرڈر ہو چکے ہیں اور چند حضرات کو یہ مل چکے ہیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب اس بات پر دوبارہ بحث ہوئی تھی اور

ہمارے آنرایبل مولوی امیر زمان نے بھی وعدہ کیا تھا (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عاصم کرد صاحب آپ ایک منٹ ٹھہریئے چونکہ اسمبلی کی روایات میں ہمیشہ یہ کوشش رکھی جائے کہ کوئی بھی غیر پارلیمانی قسم کے الفاظ معزز اراکین استعمال نہ کریں لہذا یہ الفاظ جو میر عاصم کرد صاحب نے استعمال کئے ہیں ان کو کاروائی سے (Expunch) کیا جاتا ہے۔ابھی آپ فرمائیں۔ جناب اسپیکر کے حکم سے کاروائی سے حذف کئے گئے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر صاحب میں اپنے آنرایبل منسٹر سے یہ کہہ رہا تھا کہ تقریباً آپ کو معلوم ہے اس فلور پر یہ وعدہ ہوا تھا ہمارے قائد ایوان نے اس فلور پر وعدہ کیا تھا کہ یہ ہوجائیں گے ہفتہ ڈیڑھ میں ہوجائیں گے۔ دس مہینے گذر جانے کے باوجود بھی یہ نہیں ہوئے جو ہمارے ادھر ووٹر ہیں انہوں نے وہاں بندات بھی باندھے تھے ساون کا مہینہ بھی گذر گیا ابھی کیا کریں گے یہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ پیسے آپ تک کب پہنچیں گے؟

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر صاحب اگر کچھ اجازت ہو تو میں وضاحت کروں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی اس حد تک آپ وضاحت کریں کہ کب تک متوقع ہیں تاکہ ہم اس تحریک کو نپٹائیں۔

○ **وزیر زراعت۔** اگر اجازت ہو تو میں کچھ کہوں؟

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر صاحب گذارش ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہم ایم پی اے کے لئے پانچ پانچ ہزار گھنٹے لیکن وہ گھنٹے ابھی تک گورنمنٹ کی پارٹی کو نہ حزب اختلاف کو ملا ہے شاید حزب اختلاف کے دل میں یہ ہو کہ ساڑھے تین ہزار گورنمنٹ پارٹی کے ارکان کو مل چکے ہیں لیکن گذارش یہ ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب کا اپنا خصوصی فنڈ تھا انہوں نے اپنی صوابدید پر اپنے ممبروں میں تقسیم کئے ہیں لہذا اگر ان کو نہیں ملے ہیں اسی طرح ہمیں بھی نہیں ملے ہیں چونکہ آرڈر ہوچکا ہے جب بھی پیسے پہنچ جائیں گے اس وقت ہم انشاء اللہ تمام ممبروں کو دے دیں گے اب بھی ہم نے چند ممبران حضرات کو دیئے ہیں

جیسا علی محمد نوتیزئی صاحب کو ایک ہزار گھنٹے مل چکے ہیں۔ عبدالکریم نوشیروانی صاحب کو مل چکے ہیں، فتح علی عمرانی صاحب کو پہلے سے مل چکے ہیں ایک ایک ہزار باقی حضرات کے جتنے ہیں جب پیسے مل جائیں ہم ان کے دے دیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ یہ کوشش کیجئے کہ ایک مہینے تک مل جائیں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب میرے خیال میں چار دن پہلے میں نے ارجن داس بگٹی صاحب کو یہی کہا تھا کہ شاید --- (مداخلت)

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں بھی کچھ کہنا چاہوں گا آپ تو یہ ساڑھے تین ہزار گھنٹے کا واویلا کر رہے ہیں میرے تو ایم پی اے فنڈ کے گھنٹے ہیں۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے کسی کو چٹ دے کرکے انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کبھی گھنٹے نہیں دیں گے اور آپ کبھی ہماری مدد نہیں کریں گے اسی روایات کے مطابق آپ نے ہمارے حزب اختلاف کو چلانا ہے ہم آپ کے مشکور ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے--(مداخلت)

○ **میر محمد عاصم کرد۔** کمیٹی ہمیں خود تسلی کرائے منسٹر صاحب قائد ایوان پر ڈال رہے ہیں اور وہ اس پر ڈال رہے ہیں ابھی آنر ایبل قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں اس بارے میں کچھ۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** پچھلے اجلاس میں آپ نے خود منسٹر صاحب کو کہا تھا کہ وضاحت کریں کہ آئندہ ان کو بلڈوزو ہاورز دیں گے یا نہیں؟ -(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عاصم کرد صاحب میں گذارش کروں گا کہ آپ میر ظہور حسین کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جی۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** میں گذارش کر رہا ہوں کہ پچھلے اجلاس میں آپ ہی نے رولنگ دی تھی کہ منسٹر صاحب بلڈوزر ہاورز کے متعلق وضاحت کریں اس فلور پر اس نے یقین دہائی کرائی تھی کہ آئندہ ایک ماہ تک بلڈوزر آورز جو ہیں وہ دیئے جائیں گے۔ حزب اختلاف والوں کو بھی پھر اس اسمبلی کا کیا

فائدہ کہ اگر یہاں اس فلور پر بھی بیان کیا جائے اور اس کے بعد وہ غلط بیانی سے کام لیں اس پر عمل نہیں کریں تو پھر کیا فائدہ ہے اسمبلی کا۔

○ **جناب اسپیکر۔** نواب اسلم صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے؟

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جی پوائنٹ کلیرا فکیشن پر میں کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ ایم پی اے صاحبان جس طرح وزیر زراعت صاحب نے آپ کو بھی بتایا اس معزز ایوان کو بتایا کہ ان کو کوئی تین ہزار گھنٹے اور ایک ایک ہزار گھنٹے ان کو مل چکے ہیں میں نے یہ آبزرو (Observe) کیا ہے کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان جو ہمارے اپوزیشن کے دوست ہیں وہ اکثر چیف منسٹر صاحب کے آفس میں بیٹھے رہتے ہیں وہ اپنے ذاتی کام کے لئے وہاں آتے ہیں لیکن آج تک انہوں نے میرے سامنے کبھی چیف منسٹر صاحب کو نہیں کہا کہ ہمیں بلڈوزر ہاورز دیں اور مجھے امید ہے کہ اگر وہ بلڈوزر ہاورز ڈیمانڈ کریں سی ایم صاحب سے تو وہ ضرور ان کو دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو بھی بجٹ ایلوکیشنز (Allocations) ہیں ایگریکلچر' انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے' ہم نے ٹرانسفر کردیئے ہیں اور وہ اگر ہر دن کہیں کہ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ پیسے نہیں دیتے بجٹ میں جو بھی ہم نے ایلوکیشنز کئے ہیں ہم محکموں کو ٹرانسفر کرتے ہیں اور اگر وہ کہتے ہیں کہ ایکسٹرا بجٹ بھی ایلوکیشنز بھی ہم کرتے جائیں۔ ہمارے پاس نہ تو اتنے زائد وسائل ہیں نہ ہمارے پاس پیسے چھاپنے کی مشین ہے کہ ہم پیسے چھاپ کرکے بلڈوزر آورز دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی مسٹر عاصم کرد صاحب

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر صاحب ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

○ **وزیر خزانہ۔** یہ آورز اپنے لئے یا اپنی زمینوں کی اصلاح کے لئے جس طرح ارجن داس بگٹی نے فرمایا اپنے ایم پی اے کے جو بلاک ایلوکیشن میں اس سے اپنے بلڈوزر آورز رکھیں گے جس طریقے سے وہ تقسیم کروانا چاہتے ہیں۔ وہ تقسیم کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی عاصم صاحب

○ **میر عاصم کرد۔** میں وزیر خزانہ صاحب کو جواب دینا چاہوں ہوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں

نے Request نہیں کی چیف منسٹر صاحب سے' میرے خیال میں ہم سمجھتے ہیں اس کا جواب وہ خود دیں پچاس مرتبہ میں نے خود کہا ہے ان گھنٹوں کے لئے چیف منسٹر صاحب کو اور کل مولوی امیر زمان نے کہا کہ فنانس والوں نے ریلیز نہیں کیا ہے۔ نواب اسلم رئیسانی صاحب یہ ان کے الفاظ تھے۔ آج کچھ اور کہہ رہے ہیں کل کچھ اور کہہ رہے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی آپ فرمایئے۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر صاحب آپ کی اس میں رولنگ کی ضرورت ہے تاکہ یہ آئندہ کوئی معاملہ فیصلہ ہو تو واضح ہو اس طرح نہیں ہے کہ یہاں یہ وہ کہہ دیں کہ جیس ہم کریں گے اس کے باوجود وہ نہیں کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کچھ فرما رہے تھے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں (پوائنٹ آف آرڈر) پر تھا جناب اسپیکر صاحب میں آپ کی وساطت سے آنر ایبل منسٹر صاحب سے وضاحت چاہوں گا کہ جیسے انہوں نے جناب اسپیکر صاحب قائد ایوان صاحب کچھ بول رہے ہیں یا میں خاموش ہوجاؤں یا وہ جناب اسپیکر صاحب مجھے احترام ہے قائد ایوان صاحب کا لیکن پارلیمانی اصول کے تحت اٹھ کر بولا جاتا ہے جناب اسپیکر صاحب میں گذارش کر رہا تھا (ڈیسک بجائے گئے) بڑی مہربانی یہ جمہوری تقاضے ہیں۔ آپ ہی ہماری حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب میں گذارش کر رہا تھا کہ جیسے آنر ایبل منسٹر حضرت مولانا امیر زمان صاحب نے فرمایا ہے کہ جناب ایگریکلچر کی منسٹری نے یہ ڈیمانڈ کیا ہے کہ عرصہ چار ماہ ہوچکا ہے لیکن فنانس منسٹری نے آج تک ریلیز نہیں کئے تو میں اس چیز کی ساری تفصیل چاہوں گا حضرت موصوف سے کہ جناب چار مہینے ہوئے ایک منسٹری سے دوسری منسٹری میں لگ گئے تو عوام کے کام کو کتنا عرصہ لگتا ہے ہوگا۔ جناب اسپیکر صاحب ذرا آنر ایبل منسٹر صاحب اس چیز کا مجھے بتلائیں کس تاریخ کو آپ نے فنانس منسٹری کو چٹھی بھجوائی۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر صاحب میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** پوائنٹ آف آرڈر پر آپ تقریر کر رہے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب تقریر نہیں کر رہا ہوں کیونکہ میں گذارش کر رہا ہوں کہ

I am the mover

○ جناب اسپیکر۔ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ آپ نے بات مکمل کرلی ہے۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ میں نے آپ کے توسط سے مزید موصوف زراعت کے منسٹر سے پوچھا ہے۔۔ تو منسٹر سے پوچھا ہے۔ شاہ صاحب آپ تھوڑی دیر تشریف رکھیں۔

○ جناب اسپیکر۔ لا منسٹر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

○ قانون وزیر۔ جناب اسپیکر صاحب میں بھی زراعت کا منسٹر رہ چکا ہوں اس حوالے سے۔۔۔(مداخلت)

○ جناب اسپیکر۔ جناب ارجن داس صاحب ایک معزز رکن بول رہا ہے۔ جی۔

○ وزیر قانون۔ جناب اسپیکر صاحب جیسے وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ اپروول Aproval چیف منسٹر صاحب کی طرف ان کے پاس آچکی ہے اور یہ ترپسٹھ لاکھ روپے کی وہ اپروول Aproval چیف منسٹر صاحب نے دی ہے ظاہر ہے کہ جب پیسے کا معاملہ ہوتا ہے تو ریلیزنسز میں کچھ ٹائم لگ جاتا ہے کہ جیسے انہوں نے ایشورنس دی ہے کہ پیسے جیسے ہی ہم تک پہنچیں گے وہ گھنٹے باقی ممبران کو بھی دیئے جائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد اس تحریک پر زور نہیں دینا چاہیئے۔

○ میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ کیونکہ یہ بلڈوزر ہاورز ۹۲-۱۹۹۱ کے ہیں۔ یہ ذرا ہمیں وضاحت سے فرمائیں منسٹر صاحب

○ وزیر قانون۔ جناب اسپیکر صاحب ایسا ہے کہ کچھ دوستوں کو یا ممبران صاحبان کو ۹۲-۱۹۹۱ء میں ملے تھے اس کے بعد آج تک مزید بلڈوزر ہاورز ہمیں بھی نہیں ملے۔ آنر ایبل ایم پی اے کو ۱۹۹۱ء میں ملے تھے یہ وہ گھنٹے تھے جو چیف منسٹر کے اپنے بقایا بچے ہوئے تھے پرانے وقت کے اس ۹۲-۱۹۹۱ء میں اس مد میں کوئی پیسے نہیں رکھے گئے۔

○ سردار محمد طاہر خان لونی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا میں نے عرض کیا تھا کہ میرے فنڈز برائے گھنٹے جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے استعمال کئے ہیں مجھے نہیں ملے مجھے اس کا جواب دیں کیونکہ اس کا جواب مجھے نہیں ملا۔ یہ فنڈ موجود ہے ہمیں اس کا جواب دیں یا تو شاید محکمے نے ہمیں غلط بتایا ہے یا انہوں نے

خرد برد کیے ہیں۔ ہمیں اس کا جواب دیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے کیونکہ اس وقت یہ بات ہاؤس میں آگئی ہے کہ گھنٹے دینے سے انکار نہیں ہے البتہ وزیر صاحب سے ہم کہیں گے کہ کیونکہ آپ کے پاس Approval آچکی ہے۔ At least چند ایک حضرات کو گھنٹے نہیں ملے ہیں لہٰذا ساڑھے تین ہزار کے حساب سے وہ گھنٹے ان کو دے دیئے جائیں۔ تاہم ضابطے کے حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ اس سے کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے لہٰذا میں اس وقت اس تحریک استحقاق کے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر میرے گھنٹوں کا کیا ہوا؟ ان کو کون کھا گیا؟ آپ مجھے اس کا جواب دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** طاہر خان صاحب ـــــ (مداخلتیں)

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب اسپیکر اگر وہ واضح کہیں کہ کس حیثیت سے ان کے گھنٹے تھے آیا ایم پی اے کی حیثیت سے تھے؟

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** میرے ایک ہزار گھنٹے تھے محکمہ نے مجھے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کس کو دے دیا ہے۔ جناب اسپیکر یا مجھے اس کے بارے میں یہاں بتایا جائے یا پھر میں گیٹ آؤٹ ہو جاؤں۔ کیا میں نے غلط بولا ہے یا پھر وزیر اعلیٰ نے چٹ دی تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہاں تمام ممبران کی بات ہوئی ہے جن ممبران کو ملا ہے یا جن ممبران کو نہیں ملا تھا ان کو یہ دیں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ ہاشمی صاحب تو کیپٹل یعنی کوئٹہ میں رہ رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو بھی گھنٹے نہیں ملے تو کیا وہ کوئٹہ کی روڈوں کو بلڈوزر کرتے ہیں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر جہاں تک سردار طاہر خان لونی صاحب کا مسئلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو گھنٹے نہیں ملے تو میرے علم میں یہ نہیں اگر ان کو نہیں ملے تو وہ بتائیں انشاء اللہ ہم ریلیز کردیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب یہ تحریک استحقاق اب نمٹائی جاچکی ہے۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب والا۔ مجھے ایک بات کرنے کی اجازت ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تشریف رکھیں۔ معاملہ فائنل ہوگیا ہے اب ایک اور تحریک استحقاق سردار طاہر خان لونی صاحب کی طرف سے ہے معزز رکن اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر آپ اجازت سے میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲۲/ ستمبر کے جنگ فورم میں وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے نوابوں/ سرداروں ' وڈیروں وغیرہ کے بارے میں اظہار فرمایا ہے صرف ترقیاتی کام انہی علاقوں تک محدود رہتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں غریبوں کی بستیاں ان سہولیات سے محروم ہیں۔ موصوف کے اس بیان سے بلوچستان کی تاریخی روایتوں اور ہشتہا پشت قدروں کی پامالی ہوتی ہے۔ لہٰذا ایوان کی کاروائی روک کر عام بحث کی جائے۔ اخباری خبر منسلک ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲۲/ ستمبر کے جنگ فورم میں وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے نوابوں/ سرداروں ' وڈیروں وغیرہ کے بارے میں اظہار فرمایا ہے صرف ترقیاتی کام انہی علاقوں تک محدود رہتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں غریبوں کی بستیاں ان سہولیات سے محروم ہیں۔ موصوف کے اس بیان سے بلوچستان کی تاریخی روایتوں اور ہشتہا پشت قدروں کی پامالی ہوتی ہے۔ لہٰذا ایوان کی کاروائی روک کر عام بحث کی جائے۔ اخباری خبر منسلک ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ اپنی تحریک استحقاق کی ڈیفی نیشن کے بارے میں وضاحت کریں۔ بجائے اس کے آپ تقریر فرمائیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ یہ تحریک استحقاق کس ضابطہ کے تحت تحریک استحقاق کے زمرے میں آتی ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** ارجن داس صاحب بتائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب اگر اجازت ہوں تو عرض کروں؟ ---(مداخلت)

○ **وزیر زراعت۔** (مداخلت) جناب اسپیکر۔ جس معزز رکن نے تحریک پیش کی ہے وہی بولیں کیونکہ دوسرا رکن اس پر نہیں بول سکتا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر جب ان کا موضوع چل رہا تھا تو وہ خاموش تھے۔ ہاشمی صاحب بول رہے تھے تو وہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ آپ اس کی ریلیونس کے بارے میں صرف بولیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کے سامنے قاعدہ نمبر۵۶ پڑھ کر سناتا ہوں۔ "کوئی رکن جو مسئلہ استحقاق پیش کرنے کا خواہشمند ہو معتمد کو اس دن کی نشست کے آغاز سے قبل جس دن ایسا مسئلہ اٹھانا مقصود ہو، تحریک نوٹس دے گا۔ اگر پیش کئے جانے والا مسئلہ کسی دستاویز کی بناء پر پیدا ہو تو اس نوٹس کے ساتھ ایسی دستاویز منسلک کی جائے گی تاکہ رکن اسمبلی کو اس امر کا اطمینان نہ دلا دے کہ مذکورہ دستاویز فی الوقت دستیاب نہیں ہے مگر شرط یہ ہے کہ اسپیکر اگر اس امر سے مطمئن ہو کہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل ہے تو وہ نوٹس دینے کی شرط کو ختم کر سکتا ہے اور سوالات نمٹانے کے بعد اس مسئلہ استحقاق کو نشست کے دوران کسی وقت بھی پیش کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ لہٰذا جناب اسپیکر۔ میں گذارش کروں گا کہ آنر ایبل ممبر طاہر خان لونی صاحب نے تو تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ میں حزب اقتدار کے دوستوں سے بھی گذارش کروں گا کہ آپ جمہوری روایات اور جمہوری تقاضوں کو زندہ و تابندہ رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے عوام کے تاریخی حقوق جو ہیں اور جو ان کی روایات ہیں انہیں کسی اور کے ہاتھوں میں نہ جانے دیجئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب - آپ تحریک استحقاق پر بولیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر - قاعدہ نمبر۵۶ کے تحت اس کو دیکھیں۔ اپنے الفاظ ہیں اس کی اپنی رپورٹ ہے اس کا بیان ہے۔ جناب والا۔ اس طرف اور دوسری طرف بھی، سردار صاحبان اور نواب صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ سردار اور نواب کو بھی خدا نے بنایا ہے۔ میں بڑے احترام سے کہوں گا کہ رئیسانی صاحب He is the Nawab جناب عالی حزب اقتدار کو اس قسم کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جناب

اسپیکر اس طرف بھی اور اس طرف بھی _ _ _ _ (مداخلت)

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔(وزیر خزانہ)۔** جناب اسپیکر ۔ کیا میں ارجن داس صاحب کی اجازت سے کچھ بول سکتا ہوں؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جی۔ ارشاد فرمائیے۔ ہم نے تو تحریک استحقاق ہی آپ کے لئے پیش کی ہے۔ بخدا آپ کے لئے ہی۔ اس کے بعد سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب میں بڑے احترام سے یہ کہوں گا کہ He is the Sardar مگسی صاحب نواب ہیں---

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر ۔ میرے خیال میں نہ تو میری اردو اور نہ سردار طاہر خان لونی صاحب کی اردو اتنی اچھی ہے بلکہ سارے ایوان میں ارجن داس صاحب ہی اچھی اردو بولتے ہیں لیکن پہلے یہ فیصلہ ہوجائے کہ یہاں الفاظ ہیں۔ "تاریخوں روایتوں اور پشت در پشت قدروں" یہ الفاظ ہیں اور یہ لکھا بھی انہوں نے خود ہے---(مداخلت)

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجائے نوابوں اور سرداروں یا خانوں کی بات کی گئی ہے۔ اس طرح تو مولوی صاحب کا اپنا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے اگر انہوں نے یہ بیان دیا ہے تو وزیر صاحب پھر سارے ترقیاتی کام نوابوں' سرداروں کے ہوتے ہیں اس کے ذمہ دار تو وہ خود ہیں کیونکہ اختیارات تو وہ خود رکھتے ہیں لیکن کام سرداروں اور نوابوں کے ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب مسئلہ اس وقت یہ درپیش ہے کہ آیا یہ تحریک استحقاق بن سکتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں قواعد و ضوابط کی رو سے کچھ کہنا چاہیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف اس معزز ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ مولانا صاحب کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے اگر مولانا صاحب نے واقعی یہ باتیں کہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے ترقیاتی کام ان کے اپنے ہاتھ میں ہیں تو پھر نوابوں اور سرداروں کو یہ اجازت کہاں سے ملی کہ صرف نوابوں اور سرداروں کے ترقیاتی کام تو ہوتے ہوں اور عوام کے کام اب

تک نہ ہوسکتے ہوں۔ اگر عوام کے کام نہیں ہوئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر۔ رول نمبر۵۶ جسے معزز رکن نے یہاں Quote کیا ہے۔ میں بھی اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

"A member wishing to raise a question of privilege shall give notice in writing to the Secretary before the commencement of the sitting on the day of the question is proposed to be raised. If the question raised is based on a document, the notice shall be accompanied by the document ......"

جناب اسپیکر۔ رول نمبر۵۶ یہ کہتا ہے کہ ڈاکومینٹس ہوں بعض اس کے ساتھ شامل ہوں تاہم ڈاکومینٹس شامل ہونے کی حد تک تو یہ تحریک استحقاق صحیح ہے کہ اس کے ساتھ ڈاکومینٹس لگے ہوئے ہیں۔ لیکن جناب والا۔ کسی ممبر یا کسی کمیٹی کا استحقاق اگر مجروح ہوا ہے۔ یا By name ذاتی طور پر کسی کا پریولیج مجروح ہوا ہے تو یہ بات درست ہے لیکن یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ کسی سپیسفک ممبر کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں'

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ آپ اس کے باضابطہ ہونے کے بارے میں فرمائیں۔ جناب والا۔ باضابطہ ہونے کے بارے میں تو آپ ہی فیصلہ دیں گے۔ جب یہ تحریک استحقاق باضابطہ ہوگی تو میں پھر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو یہ تحریک خود اس بات کی وضاحت کرتی ہے نہ تو اس میں کسی اسپسفک معاملے' ممبر اسمبلی اراکین یا اسمبلی یا کسی کمیٹی کا ذکر ہے۔ لہٰذا اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے قومی سردار نواب جو آج بھی اس ہال میں اکثریت سے ہیں اور بلوچستان کی روایات کو چلا رہے ہیں۔ میں ان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا تھا جن کی ہر وقت بے عزتی ہوتی رہتی ہے اور جناب ۔ ۔ ۔ ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب اگلا مرحلہ چلے گا۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ آپ ہماری بات سنیں گے۔ میں اس وقت تک نہیں

بیٹھوں گا جب تک آپ مجھے ایوان سے آؤٹ نہیں کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار لونی صاحب آپ ۔۔۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ میں آپ کے نوٹس میں لاؤں گا کہ سردار کیا ہوتا ہے۔ نواب، ملک اور وڈیرہ کیا ہوتا ہے۔ آپ بھی ہماری کشتی میں سوار ہیں۔ آپ بھی ملک ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب لونی صاحب اسمبلی کا باقاعدہ ایک ضابطہ کار ہوتا ہے۔ آپ اس ضابطہ کار کے پابند ہیں کیونکہ یہ مرحلہ طے ہوچکا ہے اب تحریک التواء نمبر۱ پیش ہوگی۔

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر۔ اس کے بعد بڑے اہم معاملات ہیں آج یہ روایات توڑ دیں تو بہتر ہوگا۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب والا۔ حسب روایات ہماری تحریک التواء پیش ہوئی ہیں۔ جب ہم یہاں سے پیش کرتے ہیں۔ موور Mover کو بولنے کا موقع نہیں دیتے تو پھر ہمارے ایوان میں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے۔ (اس موقع پر معزز اراکین ایوان نے واک آؤٹ کرگئے)۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۔** حزب اختلاف میں اتنا حوصلہ ہونا چاہئے اور وہ بات کو سمجھے کی کوشش کریں۔ ان میں اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ وہ بات کو سنیں۔ میر عبدالکریم نوشیروانی بیٹھے ہوئے ہیں وہ سنیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء نمبر۱ تحریک التواء نمبر۲

چونکہ محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا پیش نہیں ہوسکتیں۔ تحریک التواء نمبر۳

تحریک التواء نمبر۳

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں درج ذیل عوامی اہمیت کے حامل انتہائی اہم مسئلہ پر تحریک التواء پیش کرنا چاہتا ہوں واقعہ یوں ہے۔

"گذشتہ دنوں زرعی کالج کی بوستان کے مقام پر تعمیر کے مسئلہ پر دیدہ ودانستہ طور پر صوبہ کے بعض علاقوں میں انتظامی اور سیاسی مسائل پیدا کرنے، صوبہ میں رہنے والی دو قوموں پشتون اور بلوچوں کے درمیان نفرت پیدا

کرنے اور مسائل کا بلیک میل اور شاہراہیں بند کرنے کے ناجائز اور ناروا عمل کے ذریعے حل نکالنے کی کوششیں کی گئیں۔ جس کی وجہ سے صوبہ میں بھائی چارے اور افہام و تفہیم کی فضاء کو نقصان پہنچا ہے جو انتہائی اہم عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی جائے"۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں درج ذیل عوامی اہمیت کے حامل انتہائی اہم مسئلہ پر تحریک التواء پیش کرنا چاہتا ہوں واقعہ یوں ہے۔

"گذشتہ دنوں زرعی کالج کی بوستان کے مقام پر تعمیر کے مسئلہ پر دیدہ ودانستہ طور پر صوبہ کے بعض علاقوں میں انتظامی اور سیاسی مسائل پیدا کرنے، صوبہ میں رہنے والی دو قوموں پشتون اور بلوچوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے اور مسائل کا بلیک میل اور شاہراہیں بند کرنے کے ناجائز اور ناروا عمل کے ذریعے حل نکالنے کی کوششیں کی گئیں۔ جس کی وجہ سے صوبہ میں بھائی چارے اور افہام و تفہیم کی فضاء کو نقصان پہنچا ہے جو انتہائی اہم عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے لہٰذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی جائے"۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ گذشتہ دنوں زرعی کالج کی بوستان میں تعمیر کے سلسلہ میں۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں تحریک التواء کے سلسلہ میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمارا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ پہلے ایڈمیزبلٹی کنفرم ہو، اس پر بحث کے بعد میں لہٰذا میں خان صاحب سے گذارش کروں گا کہ صرف اس پر قواعد کی رو سے اس کی قابل پذیرائی ہونے پر بحث کریں، پہلے اس تحریک کی ایڈمیشن ہوگی۔ اس پر بحث بعد میں ہوگی۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ یہ زرعی کالج کا مسئلہ ہے جس کی ساری سیاست آگئی ہے۔ بعض لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تحریک چلا رہے ہیں۔ دوسری چیزیں بھی ہیں جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کالج کو۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب خان صاحب اس کی ایڈمیزبلٹی پر اب بحث ہوگی آپ اس سے متعلق بات کریں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ حالیہ دنوں میں Strikes ہوئیں۔ ہڑتالیں ہوئیں،

املاک کو نقصان پہنچا' لوگوں کی جانوں کو نقصان پہنچا' شاہرائیں بند کی گئیں اور یہاں پر عمل کیسے گئے اس پر گورنمنٹ کی طرف سے جوابی کارروائی بھی کی گئی ہم ان چیزوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ پبلک امن و امان میں خلل ڈالنا پبلک کی املاک کو نقصان پہنچانا یقیناً ہمارے اس ہاؤس میں کس کا بھی یہ مقصد نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ یہ باتیں اس لئے کی گئیں کہ بزور طاقت اس کالج کو جہاں پر اس نے بننا ہے وہاں سے منتقل کرکے کسی اور جگہ پر بنایا جائے جہاں پر گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے واضح بات تو وزیر زراعت ہی کرسکتے ہیں جن کا اس مسئلہ سے تعلق ہے اور وہ اس معاملہ میں خاموش ہیں یہاں پر اس قسم کی گڑبڑ کی کھلی اجازت دی ہے۔ جناب والا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس قسم کی بزور شمشیر اسکیمیں اور دوسری چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہیں تو۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس سے پہلے جو مرحلہ آپ اس پر بات کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ آپ اس قرارداد کے پہلے مرحلے کے متعلق بات کریں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر میں پہلے مرحلے ہی کے متعلق بات کروں گا کہ بلوچستان میں اس نکتہ کی اہمیت ہے کہ حکومت ٹیکنیکی یا کسی دوسری بنیاد پر فیصلے کرے۔ اس میں یہ انداز بلوچستان میں بزور طاقت قوموں کے حقوق کسی جگہ سے دوسری جگہ لے جانا یہ خلاف جمہوریت ہے' غیر انسانی ہے اور غیر فطری چیز ہے۔

جناب اسپیکر۔ پہلے متعلقہ وزیر صاحب اس کی وضاحت کرلے۔

○ **مسٹر حسین اشرف۔** وزیر ماہی گیری و پرورش حیوانات۔ جناب اسپیکر۔ ابھی تک یہ تحریک منظور نہیں ہوئی ہے۔ معزز ممبر لمبی چوڑی تقریر کر رہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ کہتا ہوں کہ خان صاحب جنہوں نے تحریک پیش کی ہے وہ ایک من گھڑت باتیں کر رہا ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ الگ ہوں پٹھان اور بلوچ بھائی ہیں ہم یہ نہیں

چاہتے ہیں کہ پٹھانوں سے الگ ہوں یا کوئی اور بات نکلے۔

○ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ پوائنٹ آرڈر سر۔ جناب اسپیکر ہمیں یہاں نصیحت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک طرف یہ لوگ ہڑتالیں کرتے ہیں روڈ بند کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)

○ میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر۔ ہم واک آؤٹ ختم کرکے آگئے ہیں۔ ہمیں آپ بولنے کا موقع نہیں دیتے ہیں، ابھی وعدہ کیا گیا ہے کہ ایوان میں آپ کو پورا پورا موقع دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر دیگر ممبران اسمبلی ایوان میں داخل ہوئے)

○ جناب اسپیکر۔ آپ کو موقع دیا جائے گا اگر آپ اس طرح بولتے رہے تو یہ ڈیکورم کے خلاف ہو گا۔

○ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر۔ خان صاحب نے جو فرمایا تھا۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک سیاسی ایشو نہیں ہے ایک جگہ ماہرین نے جگہ منتخب کی ہے۔ وہ آب ہوا اور موسم کے لحاظ سے ہے اور اس جگہ اسی لاکھ روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔

○ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر۔ اس پر تو بحث شروع ہوگئی ہے اگر بحث کرنی ہے تو پہلے مجھے موقع دیا جائے پھر سارا دان باتیں کرتے ہیں۔ پہلے میرا حق ہے مجھے اجازت دیں۔

○ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں خان صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر وہ خود اس جگہ ہوتے اور وہاں اسی لاکھ روپے خرچ ہوئے ہوتے اور پھر ٹیسٹ ہوئے تو پھر بھی وہ بولتے کہ اس جگہ کو ماہرین نے منظور کیا ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ کریم نوشیروانی صاحب اور جناب حمید خان صاحب یہ طریقہ کار ہاؤس کا نہیں جب پہلے سے متعلقہ وزیر سے وضاحت کے لئے کہا گیا ہے تو آپ دونوں بیٹھ جائیں۔

○ مولانا امیر زمان۔ (وزیر زراعت) ۔ جناب اسپیکر۔ بلوچستان زرعی کالج کے لئے یورپین اقتصادی زرعی کمیٹی سے پچاس کروڑ روپے ملتے ہیں اور میرے خیال کے مطابق یہ بلوچستان کے لئے دیا گیا ہے نہ مستونگ کے لئے دیا گیا ہے نہ بوستان کے لئے دیا گیا ہے زرعی کالج بلوچستان کا ہے لہٰذا یہ زرعی کالج بلوچستان

میں بنایا جائے گا۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یہ کالج بلوچستان کے لئے ہے یہ مستونگ کے لئے ہے وہاں ٹربائن بھی لگ چکے ہیں اب یہ مسئلہ دو برادر قوموں کے اندر پیدا کردیا گیا ہے میں کہتا ہوں کہ جب ایک جگہ کے لئے فیصلہ ہوگیا ہے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے اور اب یہ حکومت کا مسئلہ نہیں ہے اس کا فیصلہ پہلے ہوچکا ہے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ یہ دو قوموں والی بات نہیں ہے یہ بات صرف کمزور سیاستداں کر رہے اور یہ کمزور سیاستدانوں کا خوراک بن گیا ہے یہ نوالہ تو ہم آپ کو کبھی نہیں دیں گے اس طریقے سے اس کو سیاسی نوالہ نہ بنائیں اور نہ ہی اپنی سیاسی دکان چمکائیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پٹھان اور بلوچ امن سے رہیں اگر آپ بلوچستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ (مداخلت)

○ **عبدالحمید خان اچکزئی۔** یہ طریقہ کار اکٹھے رہنے کا نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب حمید خان اور نوشیروانی صاحب آپ اس طریقے سے آپس میں بحث نہ کریں اور بیٹھ جائیں۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔ (وزیر بلدیات)۔** جناب اسپیکر۔ یہ اسمبلی ہے اس کے قواعد ہیں اگر انہیں لڑنا ہے تو باہر روڈ پر جاکر لڑیں' دونوں ہاتھا پائی کریں لیکن اسمبلی میں قواعد و ضوابط کے تحت بات ہونے دیں۔ عوام اوپر گیلری میں دیکھ رہی ہے یہ بلوچستان کے لوگ ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ ہمارے مسائل اسمبلی میں ہی حل ہوتے ہیں اسمبلی میں پیش کئے جاتے ہیں باہر روڈ پر حل نہیں ہوتے ہم یہاں اپنے مسائل پیش کریں گے اور حل کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ پہلے وزیر صاحب کو بات کرنے دیں آپ کو پھر موقع دیا جائے گا۔

○ **مولانا امیر زمان (وزیر زراعت)۔** جناب اسپیکر۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ پٹھان اور بلوچ کا مسئلہ بنے۔ یہ ایک تعلیمی ادارہ ہے اور ایک مسئلہ ہے تو اس کے لئے گذارش ہے کہ یورپین اقتصادی کمیٹی نے

یہ کہا ہے کہ آپ بلوچستان میں اس کے لئے زمین دے دیں تاکہ ہم یہ کالج بلوچستان میں بنائیں اور اس کے لئے رقم تین سال پہلے آگئی ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اس کے لئے پہلے رقم نہیں تھی۔ ماہرین کے مطابق ہم نے اس کے لئے چار جگہوں کا تعین کیا ہے۔ انہوں نے آکر خود ان چار جگہوں پر ٹیسٹ کئے ہیں بور کیا ہے وہاں سے ان تمام جگہوں سے پتھر اور مٹی اٹھائی ہے اور موسم وغیرہ کا تعین کیا ہے ابھی تک انہوں نے فیصلہ نہیں کیا ہے کہ یہ کالج کہاں پر ہوگا لہٰذا یہ معاملہ ابھی حل نہیں ہوا ہے۔

جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان پانچ زونوں پر تقسیم ہے لہٰذا اس کالج کی پانچ شاخیں ہوں گی اور موسم کے لحاظ سے کالج کی درج ذیل پانچ شاخیں ہوں گی' وہ یہ ہیں۔

۱۔ غنجہ ڈوری
۲۔ اوتھل
۳۔ تربت
۴۔ نصیر آباد
۵۔ لورالائی

ان پانچ جگہوں پر اس کالج کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ یہ کوئی بلوچ اور پٹھان کا مسئلہ نہیں ہے اور اس کے لئے پچاس کروڑ روپے ہیں اور یہ بیرون ملک کی امداد ہے۔ اس میں ٹریننگ وغیرہ کے لئے دس کروڑ روپے' مرکزی کیمپس کے لئے تیس کروڑ روپے ہیں اور پانچ باہر کے علاقوں میں لیباریٹریز' ہوسٹل وغیرہ قائم کرنے کے لئے دس کروڑ روپے ہیں یہ کالج ہم انشاء اللہ ماہرین کے فیصلے مطابق بنائیں گے یہ کالج بلوچستان کے لئے ہے اس کو کوئی مسئلہ نہ بنائیں' جن لوگوں نے اس کو مسئلہ بنایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بلوچستان کے عوام کے یقیناً خیرخواہ نہیں ہیں نہ بلوچستان کے عوام کے خیرخواہ ہیں اور نہ طلباء سے انہیں کوئی دلچسپی ہے اگر اس مسئلہ کو مسئلہ بنائیں گے' ہڑتالیں ہوں گی اور پتھراؤ کریں گے تو پھر یقیناً یہ پیسے واپس ہونگے لہٰذا گذارش کرتا ہوں کہ یہ تعلیمی ادارہ ہے بلوچستان کے لئے ہے اور یہ بلوچستان ہی میں بنے گا اور کہیں نہیں جائے گا اور جو حضرات یہ کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان میں مستونگ ٹھیک ہو میں ان حضرات سے یہ بھی گذارش کروں گا کہ بلوچستان سے مستونگ اور بوستان کو نکال دیں۔ کوئی اور مطالبہ کریں یہ دونوں جگہ بلوچستان کے ہیں۔ یہ پیسے بلوچستان کے لئے آئے گا۔ یہ کالج یقیناً بلوچستان میں قائم ہوگا لہٰذا کسی دوسری جگہ نہیں جائے گا مگر اس کے لئے یورپین

اقتصادی ماہرین کی کمیٹی فیصلہ کرے گی' یقیناً کالج بلوچستان میں ہی بنائیں گے اور بلوچستان جو آب و ہوا کے لحاظ سے پانچ زون پر تقسیم ہے تین اس طرف ہے اور دو اسطرف ہے۔ یہ برابر تقسیم انصاف سے ہوگا اس پر جھگڑا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

○ **ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔** جناب اسپیکر۔ یہاں زرعی کالج کا مسئلہ زیر بحث ہے یہ کالج یورپین اقتصادی ماہرین نے گوال کے لئے تجویز کیا تھا اور انہوں نے اس کے لئے خود موقع دیکھا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کی منتقلی کی بات ہو رہی ہے۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب والا۔ اس کی ایڈمیزبلٹی اس لحاظ سے ہے کہ صوبے کا معاملہ ہے یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس فیصلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے اس معاملہ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس پر رپورٹ مرتب کرے اور یہ رپورٹ ایوان میں پیش ہو۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔ (وزیر بلدیات)۔** جناب اسپیکر۔ میں سرور خان کی حمایت کرتا ہوں آپ اس مسئلہ کو منظور فرمائیں۔ مسئلہ اسٹینڈنگ کمیٹی کو جائے پھر یہاں بحث ہو اور یہ ایوان اس کے لئے رائے دے سکے اور اس کو منظور کر سکے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ یہ ایک اچھا سجشن ہے آپ اس معاملہ کو اسمبلی میں لائیں اور بحث کرائیں جہاں بھی اسمبلی کے ممبر چاہتے ہیں تو ویل کم

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر قانون صاحب اس کی قانونی پوزیشن واضح کریں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر۔ اس ضمن میں گزارش یہ ہے کہ گویہ معاملہ پچھلے چند دنوں سے اخبارات میں ان حوالوں سے آرہا ہے لیکن حقیقت وزیر زراعت نے بیان کردی ہے۔ انہوں نے پوری وضاحت کردی کہ E.E.C Site کے ماہرین بلوچستان میں اگر جو دو تین Options انہیں دی گئی ہیں وہ غالباً وزیر زراعت کے وزیر کیبنیٹ میں لے جائیں گے بعد میں کیبنیٹ اس کی منظوری دے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Anticipated ہے یہ واقعہ اب تک رو پذیر نہیں ہوا کیبنیٹ نے اگر فیصلہ کرلیا اور جاکر

حکومت کا اگر فیصلہ آجائے تو اس وقت اس معاملہ پر عوام یا لوگ یا ساتھی سیاسی طور پر یا کسی بھی حوالہ سے بحث کرسکتے ہیں۔ اب تو زیر غور ہے۔ (.E.E.C) نے ابھی تک رپورٹ منسٹری کو پیش نہیں کی ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے لیکن اگر (.E.E.C) کو۔۔۔۔(مداخلت)

○ **محمد سرور خان کاکڑ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کو پہلے بات کرنے دیں۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ انہوں نے اپنا بیان ختم کرلیا ہے۔

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** ختم تو نہیں کیا ہے جیسے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اسی طرح میں بھی ہوں۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** میں جناب پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں' عرض یہ ہے کہ یہاں پر یہ جو کہا گیا ہے کہ اس کو یورپین کمیٹی نے منظو نہیں کیا ہے یہ غلط ہے۔ باقاعدہ یورپین کمیٹی نے اسے منظور کیا ہے اور اس پر بورنگ بھی ہوئی تھی لیکن بعد میں چونکہ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نے پشتون اور بلوچ کا مسئلہ بنانے کے لئے اس کو مستونگ میں منتقل کرنے کے لئے ایک الگ کمیٹی مقرر کی جو کمشنر خضدار کے زیر صدارت میں تھی اور انہوں نے مستونگ کا پروپوزل دیا تھا لیکن یہ پہلے سے جو کالج تھا وہ گوال میں تھا اور گوال کے لئے اس کی منظوری ہوگئی تھی اور باقاعدہ یورپین کمیٹی نے اس کی منظوری دی تھی لیکن چونکہ پٹھان اور بلوچ کو لڑانے کے لئے اس کالج کو ادھر منتقل کرانے کے لئے اور اپنے نمبر بڑھانے کے لئے اس کالج کو مستونگ میں منتقل کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی اور کمیٹی کے ممبران پر یہ زور ڈالا گیاکہ اس کالج کو مستونگ میں دینا چاہئے جو کہ انتہائی غلط اور۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ وزیر زراعت اس سلسلہ میں وضاحت۔۔۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** میں یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان میں جہاں بھی کالج بنیں گے خواہ وہ پشین میں بنیں گے' میں چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگوں کی ترقی ہم سب کی ترقی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اگر ایک

کالج اگر کسی ماہر نے۔۔۔۔ اگر ماہرین کی سفارش یہ ہے کہ یہ گوال میں بنے یا بوستان میں بنے تو اس پر کسی بھی بھائی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ یہ کہیں گے کہ مستونگ میں بنے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ لڑانے والی سیاست جو پٹھان اور بلوچ کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں ان پارٹیوں کی اصل میں عوام میں کوئی جڑ نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سرور خاں صاحب آپ پھر۔۔۔۔(مداخلت)

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** ماہرین جو بھی سلیکٹ کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے چاہے بوستان میں ہو چاہے مستونگ میں ہو' چاہے مکران میں ہو' چاہے جہاں کہیں بھی ہو۔ یہ جو بتایا ہے وزیر زراعت صاحب نے کہ جناب اس کالج کو پانچ چھ جگہوں پر تقسیم کیا گیا ہے تو پھر کل یہ بات شروع ہو جائے گی کہ جناب ہر یونیورسٹی کو پانچ جگہوں پر تقسیم کیا جاء یہ جو آپ نے بلوچستان کو توڑنے کا عمل شروع کیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ان قوتوں کو جو بلوچستان کے عوام کو لڑانا چاہتے ہیں ہم ان کے خلاف ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سرور خان صاحب میں آپ سے عرض کر رہا ہوں۔ پھر آپ تقریر شروع کر لیتے ہیں۔ جی۔ وزیر زراعت صاحب آپ وضاحت کریں۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** خان صاحب آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے۔

○ **مولوی نیاز محمد۔ (وزیر آبپاشی و برقیات)۔** جناب اسپیکر صرف یہ گذارش ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ مسلہ پر بحث کرنا ہے' ایک حدیث میں یوں آتا ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے رات کو شب قدر نظر آئی تو آپ باہر تشریف لائے وہاں دو مسلمان آپ میں جھگڑ رہے تھے اس جھگڑے کے ہونے سے وہ شب قدر اٹھ گئی"۔ حضورؐ نے فرمایا کہ "بد نصیبی ہے' مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں اس وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ کی جو رحمت تھی یہ شب قدر تھی وہ اٹھ گئی" تو اس حدیث کے ضمن میں چونکہ ہم مسلمان ہیں' قوم کے نمائندے ہیں اور لوگوں نے ہمیں اعتماد میں لیا ہے۔ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان باتوں سے۔۔۔۔ اس انداز میں نہ سوچیں انداز سے نہ بولیں کہ آپس میں ایک تصادم قائم ہو' ایک مقابلہ ہو اور جو یہاں خدا نے کسی

کو مہمان کرکے یہاں ایک زرعی کالج بنا رہے ہیں پچاس کروڑ روپے سے' یہ ایک انعام ہے۔ یہ نعمت اخبار میں آیا تھا کہ اٹھ گیا تھا۔ انہوں نے انکار کیا تھا کہ ہمارا تحفظ نہیں ہے اس لئے ہم یہ نہیں بنائیں گے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اپنے اسمبلی کے اراکین سے کہ آپ میں اسے جھگڑا نہ بنائیں۔ یہ ایک قومی امانت ہے اور قوم کے لئے اس میں فائدہ ہے۔ بلوچستان کے لئے فائدہ ہے۔ یہ وہی بات جو ہمارے بعض ساتھی فرما رہے ہیں جو فنی حضرات اس میں ماہر ہیں وہ دیکھیں بلوچستان میں مستونگ بھی ہمارا ہے اور بوستان بھی ہمارا ہے۔ یہ کسی اور کا نہیں ہے۔ اس چھوٹے انداز سے سوچنا میرا خیال ہے کہ یہ بہت بڑی بدنصیبی کی بات ہے۔ اس طرح سوچنا نہیں چاہئے وہ ماہرین فیصلہ کریں کہ جہاں بھی چاہیں اس طرح کرلیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول علی صاحب ان سے ایک وضاحت لے لیں تو آپ کے پوائنٹ کو لے لیتے ہیں۔

○ **کچکول علی بلوچ۔** جی۔ جناب

○ **جناب اسپیکر۔** لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ معاملہ ابھی تک کیبنٹ فیصلہ کے متقاضی ہے اور ابھی تک کیبنٹ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ انکی طرف سے بھی ابھی تک فائنل آرڈر نہیں ہوا ہے۔ یورپی برادری کی جانب سے' اس سلسلہ میں آپ کیا وضاحت کرتے ہیں؟

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب آپ اسے کیبنٹ میں نہ لائیں اگر آپ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو براہ مہربانی آپ اسے اسمبلی میں لائیں۔ اگر آپ اسے کیبنٹ میں لائیں گے تو یہ مسئلہ قیامت تک حل نہیں ہوگا۔ اس کو آپ اسمبلی میں لائیں۔

○ **سردار ثناء اللہ خان رہری۔ (وزیر بلدیات)۔** پلیز۔ آپ اس کو کیبنٹ میں نہ لائیں اور اسے Issue نہ بنائیں۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ آپ اس کو اسمبلی کے فلور پر ہی حل کرائیں۔ اسمبلی کے ممبران سے آپ رائے لیں جس کی اکثریت ہوگی جو علاقہ منتخب کریں گے اسمبلی کے ممبران وہاں آپ اس کو وہ کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ وزیر بلدیات آپ فرمائیں۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب اسپیکر۔ گذارش یہ ہے کہ اس بارے میں جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی

کہ یہ ایک فنی مسئلہ ہے لہٰذا فنی مسئلہ فنی ماہرین کے توسط سے حل ہوسکتا ہے۔ جہاں تک یہ مسئلہ ہے کہ فنی ماہرین نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے جو ان کے اپنے ماہرین ہیں اور دوسرے نمبر پر ہم نے ورکنگ پیپر بنایا ہے اور انشاء اللہ کابینہ کی آئندہ میٹنگ میں آجائے گا۔ میرے خیال میں ہم ممبران میں سے کوئی بھی فنی ماہر نہیں ہے لہٰذا فنی ماہرین کا انتظار ہے اور کابینہ کی اگلی میٹنگ میں یہ چیزیں آجائیں گی اور جہاں تک سرور صاحب نے بات کی کہ اس کو پانچ جگہوں پر تقسیم نہ کیا جائے تو اس کالج کی ایک خصوصیت ہے دوسرے کالجوں اور یونیورسٹیوں کی یہ خصوصیت نہیں ہے کیونکہ یہ پانچ زون' آب و ہوا اور جو پھل ہیں بلوچستان کا اس اس بنیاد پر تقسیم ہے لہٰذا بلوچستان کی آب و ہوا اور اسطرح بلوچستان کی جو زراعت ہے وہ مختلف ہے۔ مثال کے طور پر نصیر آباد میں چاول ہے' لورا لائی کی طرف اور زیارت کی طرف سیب ہے جبکہ دوسری طرف یہ نہیں ہیں۔ یہ اس بنیاد پر تقسیم ہے۔ یہ اس ایک کالج کی خصوصیت ہے باقی اداروں کی یہ خصوصیت نہیں ہے لہٰذا باقی جو ہے وہ اس طرح تقسیم نہیں ہوں گے صرف یہ کالج جو ہے وہ پانچ زون یعنی مختلف آب و ہوا کے بنیاد پر تقسیم ہے لہٰذا یہ فنی مسئلہ کابینہ کے اجلاس میں انشاء اللہ ہم لے آئیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ کچکول علی صاحب آپ فرمائیں۔

○ **کچکول علی بلوچ ایڈووکیٹ۔** چونکہ میں نے بھی اس سلسلہ میں ایک تحریک پیش کی ہے' بدبختی یہ ہے کہ آپ نے جو رولز کے سلسلہ میں بتایا تھا کہ آیا یہ ایڈمیزبل (Admissible) ہے یا نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے چھوڑ دیا اور آپ نے بھی انہیں لگام نہیں کیا۔ مسئلہ کہاں تک پہنچا میں تو کہتا ہوں کہ یہ بہت ہی سینسیٹو (Sensitive) مسئلہ ہے۔ ہمارے ممبران نے اس سلسلہ میں تحاریک پیش کی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مفصل بحث ہونی چاہئے۔ چاہے وہ تحریک میرا ہو چاہ وہ حمید اچکزئی صاحب کا ہو' چاہے زید یا بکر کا ہو' اسلئے اس سے Sensitive مسئلہ میرا خیال ہے کہ جس وقت یہ اسمبلی ـ ـ ـ یہ جو ممبران ہیں وہ ابھی Sensitive نہیں ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے بقول ہمارے حمید خان صاحب کے وہ تو جو بھی کہنا ہو وہ ہمارے بزرگ ہیں عمر کے لحاظ سے وہ جو سیاسی لینگویج Language وہ استعمال کر رہا ہے میرا خیال ہے اسے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول صاحب میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ کی ایک تحریک التواء ہے وہ

بھی اس سے متعلق ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنی تحریک التواء پڑھیں تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی نپٹایا جائے۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ** ۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میری تحریک یہ ہے کہ بلوچستان زرعی کالج گنج ڈوری مستونگ کی تعمیر پر کافی عرصہ گذرنے اور سابقہ حکومت کے فیصلے کے برعکس ایک عوامی اہمیت کے حامل منصوبہ پر عمل درآمد بلا جواز تاخیر کی جارہی ہے جس سے طلباء اور عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے جس کا گذشتہ دنوں کے پہیہ جام ہڑتال سے عوامی احساسات کا کھل کا عام اظہار کیا گیا ہے اس لئے ایوان کی کاروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان زرعی کالج گنج ڈوری مستونگ کی تعمیر پر کافی عرصہ گذرنے اور سابقہ حکومت کے فیصلے کے برعکس ایک عوامی اہمیت کے حامل منصوبہ پر عمل درآمد بلا جواز تاخیر کی جارہی ہے جس سے طلباء اور عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے جس کا گذشتہ دنوں کے پہیہ جام ہڑتال سے عوامی احساسات کا کھل کا عام اظہار کیا گیا ہے اس لئے ایوان کی کاروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول علی صاحب آپ اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر میں اس کی Admissibility پر کہوں گا۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر میری بھی اسی مسئلے سے متعلق ایک تحریک التواء تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** منشی محمد صاحب آپ کی تحریک کی باری آئی تو آپ تشریف فرما نہیں تھے۔ اس لئے آپ کی تحریک التواء نہیں نمٹا سکے۔

○ **مسٹر کچکول علی** جناب اسپیکر تحریک التواء ان معاملوں یا ان واقعات میں پیش کی جاتی ہے جو کہ نوعیت کے لحاظ سے عوامی مسائل اور حساس قسم کے ہوں۔ میں کہتا ہوں یہ بات سب کے سامنے عیاں ہے چاہے آپ اس کو ژوب میں لے جائیں یا جیونی نصیر آباد میں یہ بلوچستان کے تمام عوام کا مسئلہ تھا اور ابھی تک ہے۔ اس سلسلے میں کہتا ہوں کہ یہ محرکات جو مختلف محرکوں نے پیش کی اس کو آپ ایڈمٹ فرمائیں تاکہ اس پر

ہر ممبر مفصل روشنی ڈالے یہ اس بنیاد پر قابل پذیرائی ہے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر یہ جو زرعی کالج کا مسئلہ ہے۔ اس میں میں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہوں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کالج ہزار گنجی سے دولتگی سے مستونگ غنجہ ڈوری سائیڈ سے بوستان کس طرح منتقل ہوا۔ کیونکہ دولتگی کے بعد مستونگ غنجہ ڈوری سائیڈ یوپی اقتصادی کمیٹی کے ماہرین نے کیا اور دو بور بھی انہوں نے نصب کی۔ کسی طرف یہ آواز آتی ہے کہ ۸۰ لاکھ اخراجات آئے اور کئی یہ کہہ رہے ہیں کہ ۴۰ لاکھ اس بارے میں مجھے علم نہیں۔ میرے مشاہدے سے یہی گذرا کہ وہاں دو Rigs کھڑے تھے۔ انہوں نے بور کئے اور وہاں سے وافر مقدار میں پانی بھی دریافت ہوا۔ اسی اثناء میں لوگوں کو یہ تاثر دیا گیا کہ یہ کالج بوستان میں بنے گا۔ کئی دنوں سے میرے خلاف غلام محمد نامی شخص اخباری بیانات دے رہے ہیں اور اسی طرح بی این ایم اور جمہوری وطن پارٹی کے بھی بیانات آرہے ہیں۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔ میں اس تحریک کا محرک تھا تحریک کو منظور کرنے سے پہلے نواب صاحب اس پر تقریر کررہے ہیں ان صاحبان کو اسمبلی رولز پڑھنے چاہئیں۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** (وزیر خزانہ)۔ جناب اسپیکر وہ کون بدبخت ایم پی اے ہوگا جو یہ نہیں چاہتا کہ اتنا بڑا پروجیکٹ اگریکلچر کالج اس کے علاقے میں نہ بنے اور وہ اتنے بڑے اسکیم اپنے علاقے سے ہٹاکر کسی اور طرف پھینک دیتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** نواب صاحب اس کے ضابطے کے حوالے سے بات کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر میرے خیال میں اس کے لئے ایک دن مقرر کردیں اس مرتبہ اجلاس بھی کافی لمبا ہے کہ گورنمنٹ موشن یا Privillage یہ سارے کس طرح Move کئے جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کی Admissibility پر بات ہو' لیکن دوسری جانب نواب صاحب نے تقریر شروع کردی۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ آپ نے درست فرمایا کہ اس کی Admisibility پر بات ہونی چاہئے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر بدقسمتی یہ ہے کہ جس وزیر کے ہاتھ میں یہ کالج ہے۔ میں وضاحت اس لئے کرتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب اس سے قاصر ہیں کہ کالج پانچ حصوں میں تقسیم نہیں

ہوتا۔ دراصل وہ کالج کے Sub-section Research سب سیکشن ریسرچ میں فرق نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ کالج ایک جگہ ہوتا ہے باقی جگہ اس کے سب سیکشن مختلف ہوتے ہیں۔ وہ ہر ایک جگہ کالج سمجھ رہے ہیں۔ ایک کالج پانچ حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا پھر خرابی یہاں سے شروع ہوجاتی ہے میں سرور خان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔

○ **وزیر زراعت۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اگر ہم ان کالج کے حصوں کو کالج نہ کہیں تو پھر کیا کہیں۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر یورپی اقتصادی کمیٹی کے ماہرین نے جو سائٹ سلیکٹ کیا ہے ان کو کوئٹہ بلایا جائے اور جتنے بھی معزز اراکین ہیں ان سب کے لئے بریفنگ کا اہتمام کی جائے اور ہم دیکھ لیں کہ انہوں نے یہ چار سائٹ کس طرح سلیکٹ کئے ہیں۔ انہوں نے کیا Critera مقرر کی ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر اس کو اتنا بڑا لانگ ٹائم نہ دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ اس مسئلے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو اسمبلی فلور پر لایا جائے اور اسمبلی س اسے پاس کروایا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر قانون صاحب

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر اس پر کافی بحث ہوچکی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس نکتے کو دونوں اطراف سے ٹریژری بنچز سے وزراء صاحبان نے اہمیت دی۔ ٹیکٹ ہمارے وزیر زراعت نے پیش کئے، اب میری گذارش ہوگی کہ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اسے کسی سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں۔ تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈر آپس میں بیٹھ جائیں اور اس پر بحث کریں اس کے بعد اسے کسی رنگ میں اسمبلی فلور پر لایا جائے۔

دو گھنٹے کے بعد قاعدہ اجازت دیتا ہے کہ آج اگر ہم اسے لاتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی اس وقت اس پر مددگار ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ Fact ہمارے سامنے نہیں اگر کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈر شامل ہوجائیں وہ کوئی راستہ نکال کر پھر اس مسئلے کو اسمبلی میں لایا جاسکتا ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ جس کے لئے ہم نے تحریک التواء پیش

کی ہے۔ آیا وہ تحریک التواء کے زمرے میں آتا ہے کہ نہیں اگر یہ سینسیٹو مسئلہ ہے تو مہربانی کرکے اسے منظور کریں اگر نہیں ہے تو اسے نامنظور کریں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر گزارش ہے کہ زرعی کالج ایک فنی مسئلہ ہے جس طرح کیڈٹ کالج ایک فنی مسئلہ تھا اور جس طرح اسلامک یونیورسٹی ایک فنی مسئلہ تھا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اسے اسمبلی میں نہ لایا جائے ہم کابینہ میں بیٹھ کر اس پر بحث کریں گے اور جو اس کے ماہرین ہیں وہ بھی فیصلہ کریں گے۔ ان کا بھی فیصلہ سامنے آجائے گا اور کابینہ کے ممبر صاحبان بھی اگر اس طرح تعلیمی مسئلے اسمبلی میں لائیں گے پھر آئندہ کے لئے جو بھی تعلیمی مسئلہ ہوگا وہ اسمبلی کے بغیر حل نہیں ہوسکتا لہٰذا فنی ماہرین کے ذریعے انجینئرنگ کا مسئلہ انجینئروں کے ذریعے حل کیا جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر میرے خیال میں اسمبلی کے سوائے اس مسئلہ کو کوئی بھی حل نہیں کرسکتا۔ وزیر متعلقہ اعتراض کر رہا ہے۔ اس مسئلے کو اسمبلی میں لانے سے آخر کیا وجہ ہے۔ اسمبلی ہی ان مسئلوں کو حل کرسکتی ہے؟ جس طرح یہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب معزز رکن نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔ جس مقصد کے لئے ہم اس کی Admissibility پر بات کریں۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ رولز میں اس میں جو نکات ہمارے سامنے آتے ہیں جو Specific matter recent occurance جس طرح معزز اراکین نے اسمبلی کو بتایا اور میں خود بھی جانتا ہوں کہ تین چار سال سے یہ انڈر کنسٹرکشن not a matter of specific recent occurance It is کل پرسوں کا واقعہ نہیں ہے۔ یہ Continue ہے اور دوسری بات یہ کہ وزیر زراعت نے بتایا کہ اب تک فیصلہ نہیں ہوسکا ہے۔ اس کے ماہرین نے آنا ہے اور فیصلہ دینا ہے لیکن اس کے باوجود گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ اتفاق رائے سے ہو۔ اس لئے میں نے تجویز دی ہے کہ آپ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس معاملے کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیں تاکہ وہاں سیاسی پارٹیاں آپس میں بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرسکیں۔

○ **ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات** (پوائنٹ آف آرڈر) جیسے مولانا امیر زمان صاحب اور رئیسانی صاحب نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اس کی بریفنگ کیبنٹ میں ہو اور پھر Econimic Committee اکنامک کمیٹی کی رپورٹ کو کابینہ کے سامنے رکھا جائے اور پھر اس کے بعد یہ

فیصلہ ہو کہ یہ اسمبلی میں آجائے یا وہیں فیصلہ ہوجائے میرے خیال میں پہلے ایسے بات بن جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

○ **مسٹر حسین اشرف۔ وزیر ماہی گیری و پرورش حیوانات۔** جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں کیبنٹ سے نکل کر ایک سیاسی مسئلہ بن گیا ہے بہتر یہ ہے کہ اس پر اسمبلی میں بحث کی جائے اور فنی ماہرین نو جو رائے دی ہے اس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوچکا ہے لہذا اس کو ایک سیاسی ایشو بنا دیا گیا ہے۔ اس کا یہاں پر فیصلہ کیا جائے جس طرح کہ سردار ثناء اللہ نے رائے دی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک یہ دونوں تحریک التواء ہیں اس کو اس وقت تک پینڈنگ میں رکھتے ہیں ایک اسپیشل کمیٹی بنا دی جاتی ہے جس میں تمام اراکین اسمبلی کے نمائندے ہوں اگر وہ کسی Conclusion کنکلوژن پر پہنچتے ہیں اس کے بعد ان کی رپورٹ کی روشنی میں ان تحاریک کا فیصلہ کیا جائے گا۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** اگر گورنمنٹ بلوچستان ان کو کوئی مسئلہ بنانا چاہتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ فیصلہ ہوگیا۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** میری عرض سنئے اگر باقی تمام بلوچستان کی قسمت کا فیصلہ اسی ایوان میں ہوتا ہے باقی تمام کالج یا کوئی بات ہو وہ بھی ایوان میں ہوتا ہے تو اس ایجنڈے میں رکھئے تحریک التوا سارے لوگوں کی یہی رائے ہوتی ہے کہ اس کا فیصلہ اسی اسمبلی میں ہوجائے یا گورنمنٹ بلوچستان خود جرات کرکے اپنا فیصلہ سنائے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کو کیوں مسئلہ بنایا جاتا ہے؟

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے کی جہاں تک جو Sensetive سنسیٹو نہیں ہے تاحال یہ جاری ہے اور آپ لوگ ایسا کریں جو کمیٹی تشکیل دیں گے دوسری طرف سے ہماری پارٹی نے یا کہ آرگنائزیشن نے کال دی ہے کہ دس تاریخ کو ہم احتجاج کریں گے اس وقت تک یہ حل ہوجائے بھی جو لوگ ہوں تاکہ ہم لوگ آپ لوگوں کو کچھ بتا دیں یہ نہیں کہ پھر یہ چار پانچ مہینے کے بعد پھر یہ کمیٹی فیصلہ کرے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کے لئے جو کمیٹی ہے اس کے لئے پرسوں یہ اسپیشل کمیٹی کانسٹی ٹیوٹ کی جائے

گی۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** سر۔ میں کہتا ہو کہ یہ دس تاریخ سے پہلے ہو جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب اس کا حل یہ ہے کہ وہاں بھی ایک بنائیں اور ایک یہاں بنا لیں اس کے دو حل ہوتے ہیں ویسے ہی ہو سکتے ہیں آپ اگر اس کو اسمبلی سے ہٹ کر باہر سمجھ لیں یہ تو نہیں بن سکتا۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر زراعت مسودہ قانون نمبر(۳) پیش کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر صاحب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بل ابھی ملے ہیں ہمیں آپ لوگ کچھ موقع فراہم کریں تاکہ ہم لوگ اس کو اسٹڈی کرلیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کا نمبر آتا ہے۔ وزیر متعلقہ تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے میں بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۱ء) پیش کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مسودہ قانون پیش ہوا۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر صاحب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے؟

ہوں کہ یہ قانون جو ہے یہ بڑا اہمیت والا معاملہ ہے اس کو اسمبلی کے قاعدہ (۸۴) سے مستثنیٰ نہ قرار دیا جائے بلکہ اس پر بحث کیا جائے اور اس سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں سے رپورٹ اسمبلی میں آکر ہاؤس میں پیش ہو اس طرح سے اگر آپ ہر قانون کو اس قانون کو ہم لوگوں نے پڑھا بھی نہیں ہے پتہ ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس قانون کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کو مستثنیٰ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ممبران نے اس کو ابھی تک پڑھا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے کیا فائدہ ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** طریقہ کار یہ ہوتا ہے اگر آپ اسے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں تو پھر آپ کو باقاعدہ کے مطابق اس کی اسٹڈی کے لئے ٹائم ملتا ہے۔ قواعد و ضوابط کی رو سے دو تین دن کا ٹائم ملے گا اس میں آپ اس کو اسٹڈی کریں اس کے بعد یہ ہاؤس کے سامنے ہوگا یہ بات آپ حضرات پہ ڈیفینڈ کرتا ہے اگر آپ اس کی کوئی بھی ڈیسپوزل چاہتے ہوں۔

○ **مولوی امیر زمان۔ (وزیر زراعت)۔** جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ بلوچستان زرعی پیداوار منڈیوں کا مسودہ قانون ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی کے اجلاس میں منعقدہ اپریل ۱۹۹۰ء میں پیش کیا گیا تھا جو کہ مجلس قائمہ کے لئے برائے غور و حوض حوالہ کیا گیا تھا مجلس قائمہ نے اس اجلاس منعقدہ ۱۶ جون ۱۹۹۰ء کے سامنے پیش کیا گیا اس مسودہ کو برائے منظوری صوبائی اسمبلی بلوچستان کی سفارشات کی تھیں لہٰذا یہ تحریک پیش کی جاتی ہے کہ مجوزہ مسودہ قانون کو دوبارہ مجلس قائمہ کو نہ بھیجا جائے اور برائے راست صوبائی اسمبلی کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا جائے کیونکہ مجلس قائمہ پہلے ہی اس مسودے کی منظوری کی سفارش کرچکی ہے اس طرح یہ وقت کی بچت ہوگی اور یہ قانون جلد نافذ ہو جائے گا جس سے بلوچستان کے زمینداروں کو فائدہ ہوگا۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ وزیر موصوف نے بتایا کہ یہ پہلے بھی اسمبلی میں جب میں منسٹر ایگریکلچر تھا اسے پیش کرچکا ہوں اور اس تحریک کے ساتھ ایسا ہوگا کہ یہ آئندہ بل کی صورت میں آئے گا معزز اراکین کو پورا ٹائم ملے گا ڈسکشن کا اور اگر اس دوران اس بل میں کوئی ترمیم وہ دینا چاہے اس کا بھی ٹائم موجود ہے ترمیم بھی دے سکتی ہے تاکہ ہم اس مہینے میں کوئی نہ کوئی لجسلیشن ورک کریں تو میری درخواست ہوگی کہ اس تحریک کو منظور کرکے ریٹ نکس ہوگی تین چار دن کے بعد اس پر

معزز اراکین جس سے سرور خان صاحب شامل ہے ڈسکس کر سکیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تو اس پر رائے لیتے ہیں سوال یہ ہے کہ جو ایگریکلچرل منسٹر نے تحریک پیش کی اس کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ تین اکتوبر ۱۹۹۱ء بوقت صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر ایک بجے۔ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء

(بروز پنج شنبہ)

صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)